سندھ ہائیکورٹ سکھر بینچ

موجودہ: مسٹر جسٹس صلاح الدین پنہور
مسٹر جسٹس عبدالمبین لاکھو

C.P.No.D-699 of 2019

درخواست گزاران:-
1) عبدالجبار ولد محمد ہاشم
2) خیر محمد ولد شیر محمد
3) ہاشم ولد خیر محمد
4) علی نواز ولد خیر محمد
جواب دہندگان فیڈریشن آف پاکستان اُور دیگر

CP.No.D-907 of 2019

درخواست گزاران:-
1) اعجاز علی شر ولد قطب الدین شر
2) محمد سلیمان ولد محمد ٹگیال۔
جواب دہندہ نمبر 1۔ فیڈریشن آف پاکستان اُور دیگر۔

سماعت کی تاریخ:- 9 مارچ 2023

فیصلے کی تاریخ:- __________ 2023

حاضر ین :

جناب آچر خان گبول، CP.No.D-699/2019 میں درخواست گزاروں کے وکیل۔
جناب عبدُالنعیم پیرزادہ، CP.No.D-907/2019 میں درخواست گزاروں کے وکیل۔
جناب محمود عالم عباسی، CP.No.D-907/2019 میں جواب دہندہ نمبر 2 کے وکیل۔
جناب نثار احمد ابڑو، ڈپٹی اٹارنی جنرل برائے فیڈریشن آف پاکستان ۔
جناب علی رضا بلوچ، اسسٹنٹ۔ ایڈووکیٹ جنرل برائے صوبہ سندھ ۔

فیصلہ

صلاح اُلدین پنہور- J- اِس واحد فیصلے کے ذریعے، ہم عنوان والی درخواستوں کو نمٹانے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ دونوں درخواستوں میں قانون اور حقیقت کے ایک ہی جیسے سوال پیدا ہوتے ہیں۔

2. C.P.No.D-699 of 2019 کے مختصر حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزارکسان ہیں اُور اپنی زمینیں یو سی بیروٹا، تعلقہ ڈہرکی، ضلع گھوٹکی میں کاشت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جہاں بہت سی پیٹرولیم اور گیس کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ان کے ہیڈ آفس بھی وہیں واقع ہیں۔ ایک ماری پیٹرولیم کمپنی لمیٹڈ ڈہرکی (MPCL) ضلع گھوٹکی بھی وہاں کام کر رہی ہے اور خاص طور پر تعلقہ ڈہرکی ضلع گھوٹکی میں تیل وگیس کی تلاش کے پلانٹ، کنویں اُور پائپ لائنیں دستیاب ہیں۔ تاہم فروری 2019 کے مہینے میں ڈپٹی کمشنر گھوٹکی کے دفتر سے مختلف اخبارات میں ایک پبلک نوٹس شائع ہوا تھا جس میں ضلع کے عوام اُلناس کو مطلع کیا گیا ہے کہ پٹرولیم اور گیس کمپنیوں کے ساتھ ساتھ توانائی کی دیگر کمپنیاں جو ضلع گھوٹکی میں کام کر رہی ہیں، وہ محکمہ سماجی بہبود کے ذریعے اپنے فنڈز (رائلٹی کی رقم) کو عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، خاص طور پر جہاں ان کمپنیوں کے پلانٹ موجود ہیں۔ اس پبلک نوٹس کے ذریعے مزید بتایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر گھوٹکی اپنے دفتر میں ضلع گھوٹکی کے عام لوگوں کے ساتھ کھلی کچہری کا انعقاد کریں گے اور مقامی افراد سے تجاویز طلب کریں گے جہاں پرائیویٹ کمپنیوں کی سائٹس/پلانٹس موجود ہیں، تاکہ وہاں ترقیاتی کام شروع کئے جائیں۔ درخواست گزار ڈپٹی کمشنر گھوٹکی (D.C) کے دفتر میں کھلی کچہری میں پیش ہوئے جہاں انہوں نے متعدد درخواستیں دائر کیں اور خاص طور پر انہوں نے D.C کو بتایا کہ ان کا تعلق یوسی بروٹہ تعلقہ ڈہرکی ضلع گھوٹکی سے ہے جہاں پر ایم پی سی ایل کےکنویں/پلانٹس کی بہت سی تعداد واقع ہے اُور اس علاقے کے

عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، خاص طور پر ایم پی سی ایل کے فنڈز سے کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں کیا گیا ہے۔ مزید انہوں نے ڈی سی سے درخواست کی ہے کہ مذکورہ کمپنی کے کچھ فنڈز یو سی بیروٹا، تعلقہ ڈہرکی کے عوام کے لیے استعمال کیے جائیں۔ مورخہ 06.04.2019 کو "روزنامہ سوب اخبار" میں ڈپٹی کمشنر گھوٹکی کے دفتر کی طرف سے ایک نوٹس عام عوامی سماعت کے لیے شائع کیا گیا، جس کے تحت کمپنیوں کی کچھ اسکیموں کی منظوری دی گئی ہے، خاص طور پر ایم پی سی ایل نے 08 سے زائد اسکیموں کی منظوری دی ہے، جبکہ یہ اسکیمیں ان علاقوں کے لیے منظور کی گئی تھیں، جہاں MPCL کے پلانٹس/کنویں واقع ہیں، لیکن اس علاقے کے لیے کوئی اسکیم منظور نہیں کی گئی۔ درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ اس کے بعد درخواست گزاروں نے ڈی سی سے رجوع کیا اور اپنی درخواستیں داخل کیں اور اپنے تحفظات ظاہر کیے کہ ایم پی سی ایل کی جانب سے ان کے پلانٹ کی جگہوں سے باہر کے علاقوں کے لیے اسکیموں کی منظوری دی گئی ہے، جب کہ یوسی بیروٹا میں بہت سے پلانٹس/کنویں دستیاب ہیں، لیکن اس یوسی کے لیے ایک بھی اسکیم منظور نہیں کی گئی۔ تاہم ڈی سی گھوٹکی نے اس پر دھیان نہیں دیا اُور انہیں جھوٹی اُمیدوں کے آسرے پر رکھا۔ اس کے بعد، جواب دہندہ نمبر 5 کے دفتر کے ذریعے انہوں نے اخبار کے ذریعے پہلےسے منظور شدہ اسکیموں/کاموں کے ٹینڈر طلب کیے، اس سلسلے میں MPCL نے NIT کے ذریعے نمبر 10 سے 15 تک ترقیاتی کاموں کے لیے فنڈز فراہم کیے ہیں بتاریخ 16.04.2019 ڈیلی کاوش مورخہ 21.04.2019 میں شائع ہوا۔ وہ اسکیمیں جن کو ٹینڈر نوٹس کے ذریعے طلب کیا گیا تھا جسے MPCL نے منظور کیا تھا، اور کمپنی اپنے فنڈز ان جگہوں پر استعمال کرنا چاہتی تھی جہاں کمپنی کا پلانٹ دستیاب نہیں ہے۔ یہ محض سیاسی لوگوں کے دباؤ پر کیا گیا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ درخواست گزاروں نے ایک بار پھر جواب دہندہ نمبر 4 سے رجوع کیا اور اپنی درخواست دائر کی کہ یو سی بیروٹا کے لیے کچھ اسکیمیں منظور کی جا ئیں، جہاں کمپنی کے کنوؤں کی بہت سی تعداد موجود ہے یعنی کنواں 4، 2، 33، 63، 64، 68، 67، 33، 26، 27، 28، 101 اُور دیگر۔ مزید کہا گیا ہے کہ مذکورہ کنوئیں درخواست گزاروں کے گاؤں کے بالکل قریب واقع ہیں لیکن یوسی بروٹہ تعلقہ ڈہرکی، ضلع گھوٹکی کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کوئی اِسکیم منظور نہیں کیگئی ہے، اس لیے درخواست گزاروں اور یو سی بیروٹا، تعلقہ ڈہرکی، ضلع گھوٹکی کے عوام کے ساتھ بہت امتیازی سلوک کیا جارہا ہے۔ تاہم درخواست دہندگان کی جانب سے جواب دہندہ نمبر 4 (ڈی سی گھوٹکی) تک متعدد مرتبہ رسائی کے باوجود مقامی افراد کے لیے ترقی کی کوئی اسکیم منظور نہیں کی گئی جہاں کمپنی کے پلانٹس/کنویں موجود ہیں۔ لہٰذا درخواست گزاروں نے موجودہ درخواست درج ذیل اِستدعا کےساتھ دائر کی:-

(a) جواب دہندگان کے ایکٹ کا اعلان کرنا ، جنہوں نےبعد میں جاری کردہ NITs کی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی ہے، (وہ فنڈز جو ماری پیٹرولیم کمپنی لمیٹڈ، ضلع گھوٹکی نے بطور رائلٹی دیے تھے) ان علاقوں میں جہاں کمپنی کا کوئی پلانٹ/کنوانواقع نہیں ہے۔ کہ فنڈز کا استعمال صرف مقامی سیاسی افراد کے اثر و رسوخ پر کیا گیا جن کا تعلق حکمران جماعت سے ہے، جواب دہندگان کا یہ عمل غیر قانونی، کمپنی کے قوانین اُور پالیسیوں کے خلاف قانونی ہے۔

(b) جواب دہندگان نمبر 2 سے 4 کو ہدایت کرنا کہ وہ یو سی بیروٹا خاص طور پر گاؤں خیر محمد مہر کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ترقیاتی سکیموں کی منظوری دیں،جہاں ماڑی پیٹرولیم کمپنی لمیٹڈ، ضلع گھوٹکی کے پلانٹس/کنوؤں کی بہت سی تعداد موجود ہے اُور اِس علاقے یعنی گاؤں خیر محمد مہر یو سی بیروٹا، تعلقہ ڈہرکی، ضلع گھوٹکی کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے ایک بھی ترقیاتی سکیم منظور نہیں کی گئی۔

(c) جواب دہندہ نمبر 5 کو ٹینڈر کے کاموں کے مزید عمل سے روکنا جسے ماری پیٹرولیم کمپنی لمیٹڈ نے منظور کیا تھا یعنی NIT کے کام نمبر10 تا 14 مورخہ 16.04.2019 ڈیلی کاوش مورخہ 21.04.2019 میں شائع ہوا، حتمی فیصلے تک اس درخواست کے

(d) کوئی دوسرا ریلیف دینا، جو کیس کے حالات کے تحت مناسب سمجھیں۔

(e) پٹیشن کی قیمت ادا کرنا۔

3. C.P.No.D-907 of 2019 میں بیان کردہ متعلقہ حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزار سماجی بہبود کی تنظیم بنام "کمیونٹی رورل ڈیولپمنٹ پروگرام (CRDP)" کےرُکن ہیں ۔ استدعا کی گئی ہے کہ ساون گیس فیلڈ نارا، ضلع خیرپور میں ایک پیٹرولیم اور گیس کمپنی بنام " UNITED ENERGY PAKISTAN" ہے جو تعلقہ نارا میں کام کر رہی ہے اُور اِس کے پلانٹس، کنویں اُور پائپ لائنیں خاص طور پر تعلقہ نارا ضلع خیرپور میں دستیاب ہیں۔ فروری 2019 کے مہینے میں ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) خیرپور کے دفتر سے مختلف اخبارات میں ایک پبلک نوٹس شائع ہوا، جس کے ذریعے ضلع خیرپور کے عام لوگوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ پٹرولیم اور گیس کمپنی جوضلع خیرپور میں کام کر رہی ہےمحکمہ سماجی بہبود کے ذریعے اپنے فنڈز (رائلٹی کی رقم) کو عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہے، خاص طور پر جہاں اس کمپنی کے پلانٹس موجود ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر خیرپور اپنے دفتر میں ضلع کے عوام کے ساتھ کھلی کچہریوں کا انعقاد کریں گے اور جہاں پر پرائیویٹ کمپنیوں کی سائٹس/پلانٹس موجود ہیں وہاں کے مقامی افراد سے تجاویز طلب کریں گے تاکہ وہاں پر ترقیاتی کاموں کو آگے بڑھایا جا سکے۔ درخواست گزار کھلی کچہری میں ڈی سی خیرپور کے دفتر میں حاضر ہوئے اور درخواستیں دائر کیں، جس میں انہیں بتایا گیا کہ ان کا تعلق تعلقہ نارا سے ہے جہاں مذکورہ کمپنی کے کنویں/پلانٹس کی بہت سی تعداد موجود ہے اور اہل علاقہ کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔ خاص طور پر یوپی کے فنڈز سے کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں کیا گیا ہے۔ مزید انہوں نے ڈی سی سے درخواست کی ہے کہ مذکورہ کمپنی کے کچھ فنڈز تعلقہ نارا کے عام لوگوں کے لیے استعمال کیے جائیں لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ ایک نوٹس 27.04.2019 کو "روزنامہ کاوش اخبار" میں ڈپٹی کمشنر خیرپور کے دفتر سے جاری کردہ عام عوامی سماعت کے لیے شائع ہوا، جہاں کمپنیوں کی کچھ اسکیموں کی منظوری دی گئی ہے، خاص طور پر UEP کمپنی تعلقہ نارا نے 08 سے زائد اسکیموں کی منظوری دی ہے، جبکہ یہ اسکیمیں ان علاقوں کے لیے منظور کی گئیں، جہاں مذکورہ اسکیمیں پہلے سے موجود ہیں، مثال کے طور پر ایک پرائمری اور ہائی اسکول کی عمارتیں پہلے سے موجود ہیں، لیکن وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہی ہیں، اس لیے اس میں کمپیوٹر لیب، تدریسی اور غیر تدریسی عملہ جیسی سہولیات کی ضرورت ہے، لیکن صرف مزید کلاس رومز کی مرمت اُور تعمیر کی اسکیمیں غیر ضروری ہیں۔ بہر حال موضوعی اسکیمیں مقامی باثر افراد/سیاست دانوں کی سہولت کے لیے ہیں جو اپنی ذاتی جائیداد کو اپنے اوطاق وغیرہ کے لیے استعمال کریں گے۔ مزید عرض کیا جاتا ہے کہ نارا تعلقہ ضلع خیرپور کا پسماندہ/دور اِفتادہ علاقہ ہے، جہاں کوٹ بنگل تا چونڈیکو تک 12 کلومیٹر بقیہ سڑک، 35 کلومیٹر نارا تھری روڈ، چونڈیکو تا سکندر آباد روڈ، چونڈیکو سے ہیڈ جمراہو روڈ، اور دو کالجوں اور 04 ہائی اسکولوں اور ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن کی بہت زیادہ ضرورت ہے جو کہ نارا کے مختلف علاقوں میں واقع ہیں۔ جہاں ہیپاٹائٹس بی/سی اور میٹرنٹی ہوم کے علاج کی کوئی سہولت دستیاب نہیں ہے۔ مزید برآں UEP کی رائلٹی/کمیونٹی فنڈز کو غیر ضروری اسکیموں میں استعمال کیا جا رہا ہے جو پہلے سے دستیاب ہیں، جو کام نہیں کر رہی ہیں، اُور صرف اسی کو ہڑپ کرنے کے لیے، جو کہ بدعنوانی اُور خُردبُرد کا عام رواج ہے، اس لیے تعلقہ نارا کے عام عوام براہ راست اُور بالواسطہ متاثرہوئے ہیں۔ مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ درخواست گزاروں نے ڈپٹی کمشنر خیرپور سے رابطہ کیا اور اپنی درخواستیں دائر کیں جس میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا گیا کہ وہ اسکیمیں جو ڈیلی کاوش مورخہ 27.04.2019 میں منظور/شائع ہوئی ہیں درست نہیں ہیں اُور درخواست گزاروں نے اُن اسکیموں کی سخت مذمت کی، لہٰذا تازہ اسکیموں مثلاً آئی ٹی لیب، ٹراما سنٹر، ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن، سڑکوں کی تعمیر، اسکولوں میں ٹیچنگ اُور نان ٹیچنگ اسٹاف اور کالج و مزید ہائی سکولز کے قیام کی تجویز دی، لیکن ڈی سی خیرپور نے درخواست گزاروں کی استدعا پر توجہ نہ دی اور انہیں جھوٹی اُمیدوں میں رکھا۔ا سکیمیں جنکو پبلک نوٹس کے ذریعے طلب کیا گیا تھا جس کی UEP نے منظوری دے دی ہے، جواب دہندگان اپنے فنڈز اُن جگہوں پر استعمال کرنا چاہتے ہیں جہاں کمپنی کا کوئی پلانٹ موجود نہیں ہے، یہ صرف سیاسی افراد کے دباؤ پر کیا گیا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ درخواست گزاروں کی طرف سے جواب دہندگان تک متعدد مرتبہ رسائی کے باوجود کچھ بھی نتیجہ خیز حاصل نہیں ہوسکا۔ لہٰذا درخواست گزاروں نے درج ذیل ریلیف کے لیے فوری درخواست دائر کی ہے:-

a) جواب دہندگان کے ایکٹ کا اعلان کرنا جنہوں نے 27.04.2019 کے عوامی نوٹس کے ذریعے ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی ہے اس فنڈز کو استعمال کرنے کے لیے جو یونائیٹڈ انرجی پاکستان نے ساوند گیس فیلڈ اور قادنواری، تعلقہ نارا کو بطور شاہی/برادری کے طور پر استعمال کیے) جو کہ ضروری اسکیمیں نہیں ہیں کیونکہ وہی پہلے سے دستیاب ہیں، کہ فنڈز صرف مقامی سیاسی افراد کے اثر و رسوخ پر استعمال ہوئے جن کا تعلق حکمران جماعت سے ہے، جواب دہندگان کا یہ عمل غیر قانونی و قوانین کے خلاف قانونی ہے۔

b) جواب دہندگان نمبر 2 سے 4 کو ہدایت دینا کہ وہ سکیموں کو منسوخ کر دیں جو 27.04.2019 کو کاوش اخبار میں پبلک نوٹس کے ذریعے شائع کی گئی تھیں اُور تازہ ا سکیموں کی منظوری دینے کے لیے جیسے آئی ٹی لیب، ٹراما سنٹر، ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن، تعمیرات تحصیل نارا، ضلع خیرپور میں سڑکیں، اسکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ اور کالج اور مزید ہائی سکولوں کا قیام۔

c) جواب دہندگان نمبر 4 سے 6 کو ٹینڈر کے کاموں کے مزید عمل کرنے سے روکنا جنہیں UEP نے منظور کیا تھا، جو ڈیلی کاوش مورخہ27.04.2019 کو شائع ہوا تھا، اس پٹیشن کے حتمی فیصلے تک۔

d) کوئی دوسری ریلیف دینا جو کیس کے حالات کے تحت مناسب سمجھیں۔

e) پٹیشن کی قیمت ادا کرنا۔

4. جواب دہندگان کو نوٹس بھیجے گئے، بشمول متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز، جنہوں نے اپنے تبصرے درج کیے، جنہیں ریکارڈ کا حصہ بنایا گیا ہے۔

5. بالکل شروع میں ہی جواب دہندگان کی طرف سے اِن درخواستوں کے قابل سماعت ہونے کے بارے میں سوال اُٹھایا گیا ہے۔ موجودہ درخواستوں میں پُرزور دلیل دی گئی ہے کہ یہ درخواستیں اس علاقے کے مکینوں کے بنیادی حقوق کو نافذ کرنے کے لیے دائر کیگئی ہیں جہاں سے تیل و گیس کی تلاش اُور پیداوار کی (E&P) کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ اس تنازعہ کو حل کرنے کے لیے آئین 1973 کے آرٹیکل (c) (1) 199 پر غور کرنا مناسب ہوگا جو آئین میں درج بنیادی حق کے نفاذ کے لیے آرٹیکل 09 سے 28 تک ایک طریقہ کار فراہم کرتا ہے، جو کہ درج ذیل ہے:-

آرٹیکل 199۔ ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار-- (1) آئین کے مطابق ہائی کورٹ اگر یہ مطمئن ہو کہ قانون کے ذریعہ کوئی اور مناسب ریلیف فراہم نہیں کیا گیا ہے،

(a)--

(b)--

(c) کسی بھی متاثرہ شخص کی درخواست پر، کسی بھی شخص یا اتھارٹی کو ایسی ہدایات دینے کا حکم دیں، جس میں کوئی حکومت بھی شامل ہے جو کسی بھی طاقت کا استعمال کرتی ہے یا اس عدالت کے دائرہ اختیار کے اندر کسی علاقے میں یا اس سے متعلق کوئی کام انجام دیتی ہے۔ حصہ II کے باب 1 کی طرف سے عطا کردہ کسی بھی بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے موزوں ہونا۔

6. مندرجہ بالا کے سادہ مُطالعہ سےیہ ظاہر ہوتا ہے کہ (موضوع آئین کے مطابق) ہائی کورٹ کوئی بھی ہدایات جاری کرنے کی مجاز ہے، جو کہ آئین کے ذریعے عطا کردہ کسی بھی بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے کسی بھی شخص یا اتھارٹی کو کسی بھی طاقت کا استعمال کرنے یا کسی (یا اس کے سلسلے میں) کوئی کام انجام دینے کے لیے مناسب ہو اس کے دائرہ اختیار میں علاقہ (جس میں کوئی بھی حکومت شامل ہے لیکن اس تک محدود نہیں ہے)، بشرطیکہ دو شرائط پوری ہوں یعنی (i) اس طرح کی ہدایت کسی بھی متاثرہ شخص کی درخواست کے بعد کی گئی ہو، دوسرے لفظوں میں، ہائی کورٹ از خود کوئی ہدایت جاری نہیں کر سکتی۔ ; اور (b) قانون کے ذریعہ کوئی دوسرا مناسب علاج فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کیس میں انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق مشاہدہ کیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 199(1)(c) کا طول و عرض آئین کے آرٹیکل 199 کے دیگر حصوں سے زیادہ وسیع ہے اور یہ صرف عوامی کارکنوں تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ یہ نجی جماعتوں تک بھی پھیل سکتا ہے، جب تک کہ آئین کے تحت بنیادی حقوق کے نفاذ کا سوال ہو۔موجودہ درخواستوں میں یہ بھی ساتھ ساتھ استدعا کی گئی ہے کہ جواب دہندگان کو ہدایت کی جائے کہ وہ اس علاقے کے مقامی باشندوں کے لیے جہاں سے گیس اور تیل کی تلاش کی جا رہی ہے، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، سڑکوں کی تعمیر وغیرہ جیسی بنیادی ضروریات سے متعلق

اسکیموں کی منظوری دی جائے۔ ہماری رائے میں، پاکستان کے آئین کے 1973 کے تحت محفوظ بنیادی حقوق کی پیروی پر فوری درخواستیں قابل سماعت ہیں۔

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان اور 2 دیگر بمقابلہ حکومت پاکستان اور دیگر [PLD 2009 SC 507]

<u>تعلیم:</u>

6-A مزید برآں، موجودہ درخواستوں کو بھی قابلِ سماعت قرار دیا جاتا ہے، کیونکہ یہ عدالت ضمانت شدہ حقوق کے نفاذ کی حتمی محافظ ہے، جیساً کہ اوپر پیراگراف میں کہا گیا ہے۔ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، سڑکوں کی تعمیر اور صحت عامہ کے بنیادی ڈھانچے کے حوالے سے جو دوسری صورت میں انسانی زندگی کے وجود کے لیے ضروری ہیں۔ اس طرح کی بنیادی ضروریات کے لیے آئینی حکم بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئینی انتظامات کے ساتھ ساتھ، آئین کی مختلف اہم اور مخصوص دفعات میں پیش کیا گیا ہے، جیسے کہ آرٹیکل A-25، جو تعلیم کے حق کے بارے میں بات کرتا ہے، آسانی سے سمجھنے کے لیے۔ اسی کے ساتھ دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔ آرٹیکل A-25 تعلیم کا حق: ریاست پانچ سے سولہ سال کی عمر کے تمام بچوں کو اس طریقے سے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی جس کا تعین قانون کے ذریعے کیا گیا ہو۔ آئین کے آرٹیکل A-25 کے سادہ مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ریاست ایک لازمی آئینی ذمہ داری کے تحت ہے کہ وہ رنگ، ذات اور نسل سے بالاتر ہو کر سب کو مفت تعلیم فراہم کرے۔ اس تجویز سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کہ ریاست سب کو تعلیم کا ایسا یقینی حق فراہم کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے، اور ایسے مینڈیٹ سے ہٹنے کے بہت دور رس نتائج ہیں، جن میں سے اکثر ہم موجودہ دور میں دیکھ رہے ہیں، جیسے کہ غربت، جنس۔ عدم مساوات، سماجی اور ثقافتی رکاوٹیں، نسلی، زبان یا مذہب وغیرہ کی بنیاد پر امتیازی سلوک۔ لہذا آرٹیکل 199 کے تحت درج آئینی فرض اس عدالت کو ایسے احکامات جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے، جب ضمانت یافتہ آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے، ہائی کورٹ مداخلت کرنے اور اس طرح کے نفاذ کے لیے مجرموں کو حکم/رٹ جاری کرنے کا پابند ہے، اس لیے موجودہ درخواستیں بھی صرف اسی اسکور پر قابل سماعت ہیں۔

6-B تاہم دوسری طرف پوری دنیا میں تعلیم کا حق ایک بنیادی انسانی حق ہے جسے بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر فرد چاہے اس کا پس منظر کوئی بھی ہو، معیاری تعلیم تک رسائی ہونی چاہیے۔ تعلیم کا حق دونوں کا احاطہ کرتا ہے یعنی تعلیم لیئےجانے کا حق اور تعلیم حاصل کرنے کا حق۔ یہ حق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تعلیم قابل رسائی، دستیاب، قابل قبول، اور افراد کی ضروریات کے مطابق ہو۔ بہت سے ممالک نے اپنے قومی قوانین یا آئین میں تعلیم کے حق کو شامل کیا ہے، اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدے بھی اس کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ حکومتیں عام طور پر اس بات کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہوتی ہیں کہ اس حق کو برقرار رکھا جائے اور تمام افراد کو بغیر کسی امتیاز کے تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس میں تعلیم کو قابل رسائی بنانا، مساوی مواقع کو فروغ دینا، اور ان رکاوٹوں کو ختم کرنا شامل ہے جو افراد کو تعلیم کے حق سے لطف اندوز ہونے سے روک سکتے ہیں۔

<u>صحت کی دیکھ بھال:</u>

6-C بنیادی سہولیات اور خدمات کے حوالے سے، جیسے کہ دروازے پر معیاری صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنا اور صحت عامہ کے بنیادی ڈھانچے/سہولیات کو شامل کرنا، کو بھی ضامن بنیادی آئینی حقوق میں شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 9 کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کو زندگی اور آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا تاہم صحت کی بنیادی سہولیات کا حق بھی آئین کے تحت محفوظ ہے۔ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 38 جو کہ صحت کی دیکھ بھال تک رسائی سمیت لوگوں کی سماجی اور معاشی بہبود کے فروغ کا ذکر کرتا ہے۔ آرٹیکل 38 (a) کے مطابق ریاست تمام شہریوں کو خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور طبی امداد سمیت بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عوام کو صحت کی معیاری سہولیات کی دستیابی اور ان کی دہلیز پر دستیابی کو یقینی بنائے۔

6-D مزید برآں، آئین کا آرٹیکل 25 (1) قانون کے سامنے برابری کی ضمانت دیتا ہے اور صحت سمیت مختلف بنیادوں پر امتیازی سلوک کی ممانعت کرتا ہے۔ یہ انتظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی بلا تفریق فراہم کی جائے، سب کیلئے یکساں سلوک اور مواقع کو یقینی بنایا جائے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جہاں آئین صحت کی بنیادی سہولیات کا حق قائم کرتا ہے، وہیں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کا حقیقی نفاذ اور فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس بات کا اعتراف ہے کہ حکومت نے صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو بڑھانے، اور معیاری صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی فراہمی تک رسائی میں بہتری کے لیے، اور صحت کی دیکھ بھال کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اقدامات کیے ہیں، لیکن ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ لفظ کے حقیقی معنوں میں ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

عدالت کا اختیار:

6-E اِن مروجہ اور مجبور حالات میں یہ عدالت اسلامی جمہوریہ پاکستان 1973 کے آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت حاصل کردہ اپنے غیر معمولی اور وسیع آئینی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرے گی، جو بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے عام لوگوں کو ضمانت دی گئی ہے۔ ملک کے بارے میں، اس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موجودہ آئینی درخواستیں بنیادی حقوق سے متعلق اور ان کی جڑوں کو چھوتی ہیں، جن کی آئین نے ضمانت دی ہے، اس عدالت کے دائرہ اختیار کے تحت بہت زیادہ قابل غور اور برقرار رکھنے کے قابل ہیں۔

تنازعہ:

7. اب، موجودہ کارروائی کی طرف واپس لوٹتے ہوئے، ریکارڈ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ جواب دہندگان نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کی تردید کی اور کہا کہ کمپنیوں سے ملنے والے فنڈز سماجی فنڈز کے استعمال کے لیے رہنما اصولوں کے مطابق استعمال کیے جا رہے ہیں۔

8. یہاں دوبارہ پیش کرنا مناسب ہوگا، ان کے تبصروں کے ساتھ پیش کردہ رہنما خطوط، جو درج ذیل ہیں:-

"سوشل ویلفیئر فنڈز 2017 کے استعمال کے لیے رہنما خطوط"

وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل، حکومت پاکستان کو لائسنس/لیز والے علاقوں میں اور اس کے ارد گرد سماجی بہبود کے فنڈز کے استعمال کے لیے درج ذیل نظر ثانی شدہ رہنما خطوط جاری کرنے پر خوشی ہوئی ہے:-

سماجی بہبود کی اسکیمیں رقبے کی ضرورت پر مبنی ہوں گی، جیسا کہ پیرا 2 میں ذکر کیا گیا ہے، مخصوص کم از کم مالی ذمہ داریوں کے خلاف جن کی نشاندہی درج ذیل سوشل ویلفیئر کمیٹی کرے گی اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

ایم این اے (ز) متعلقہ حلقہ	چیئرمین
ایم پی اے (ز) متعلقہ حلقہ	میمبر
ای اینڈ پی کمپنیز	میمبر
ضلع ناظم / چیئرمین ضلع کونسل	میمبر
تحصیل ناظم / چیئرمین تحصیل کونسل	میمبرز
ناظم/چیئرمین متعلقہ یونین کونسلز	میمبرز

اگر ایک بلاک کا رقبہ ایک سے زیادہ حلقوں میں آتا ہے تو اس حلقے کا ایم این اے جس کا رقبہ زیادہ ہے وہ چیئرمین ہوگا۔

2. اس طرح کی اسکیموں کے تعامل کا علاقہ صحت، تعلیم، پانی کی فراہمی اور نکاسی کے شعبوں میں ہوگا، اور یہ صرف ان علاقوں تک محدود رہے گا جو تلاش کے مرحلے پر فعال تلاشی کام کے

تحت ہیں۔ بڑھتی ہوئی پیداوار کی وجہ سے پیدا ہونے والی اضافی سماجی بہبود کی رقم کا حساب ہر ڈی اینڈ پی لیز کے پیداواری حصہ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ یہ رقم مزید متعلقہ تحصیل/ضلع میں لیز ایریا کی بنیاد پر تقسیم کی جائے گی، جو اس میں آتی ہے۔

3. نقد عطیات سختی سے ممنوع ہوں گے جبکہ مواد/ادویات وغیرہ کی سپلائی مقامی ڈسپنسریوں کے ذریعے ہوگی۔

4. E&P کمپنیاں متعلقہ DCOs/DCs کے ساتھ مشترکہ بینک اکاؤنٹ کھولیں گی اور PCA پر دستخط کرنے کے ایک ماہ کے اندر اور اس کے بعد ہر سال 31 جنوری تک سوشل ویلفیئر کنٹری بیوشن فنڈ جمع کرائیں گی۔ ڈپازٹس پر جمع ہونے والے سود کو بھی سوشل ویلفیئر فنڈ کا حصہ سمجھا جائے گا۔

5. سماجی بہبود کی اسکیموں کو ڈی سی او/ڈی سی متعلقہ ایجنسی کے ذریعے ایم این اے اور متعلقہ یونین کونسل کو آگاہ کرتے ہوئے ان پر عملدرآمد اور نگرانی کریں گے۔

6. چیئرمین شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے اسکیموں پر غور، جائزہ اور ان پر عمل درآمد کرتے ہوئے درج ذیل اقدامات کریں گے:-
(i E&P) کمپنیوں کی سماجی بہبود کی ذمہ داریاں بروقت پوری ہوتی ہیں۔
(ii) مجوزہ اسکیموں کو حتمی وصول کنندگان اور استفادہ کنندگان یا ان کے نمائندوں سے مناسب تشہیر اور معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
(iii) فلاحی اسکیموں کی پیشرفت اور تکمیل کا جائزہ لینا۔
(iv) فلاحی اسکیموں کے انتخاب، تکمیل وغیرہ کے سلسلے میں مقامی سطح پر معلومات حاصل کرنے کے لیے عوامی سماعت کریں۔

7. ہر چھٹے مہینے میں ایک بار، DCO/DC آن لائن اور ضلع میں سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں ایک نوٹس کی اشاعت کو متاثر کرے گا، جس میں کسی بھی تبصرے یا تحفظات کی درخواست کرنے کے لیے عوامی سماعت کا اعلان کیا جائے گا کہ ضلع کے باشندے عام طور پر، اور خاص طور پر اسکیم کے مطلوبہ براہ راست مستفید ہونے والے، پچھلے چھ ماہ کے دوران مکمل، شروع یا جاری اسکیموں کے حوالے سے ہوسکتے ہیں۔ ایسی تمام اسکیموں کی فہرست عوامی نوٹس میں ان کے مقام، بجٹ اور موجودہ صورتحال کے ساتھ شامل کی جائے گی۔ صوبائی حکومتیں اس کی کڑی نگرانی کریں گی۔

8. عوامی سماعت کے لیے ایسے نوٹس تمام ضلعی سطح کی تجارتی تنظیموں، چیمبرز آف کامرس، بار ایسوسی ایشنز اور دیگر ممتاز تنظیموں اور سماجی بہبود کی تنظیموں کو بھیجے جائیں گے۔ صوبائی محتسب کو بھی نوٹس بھیجے جائیں گے۔ عوامی سماعتوں کے اس طرح کے عوامی نوٹسز کو فوری طور پر ضلعی اور صوبائی حکومتوں کی ویب سائٹ پر بھی ڈال دیا جائے گا۔

9. مکمل سکیموں کے حوالے سے ایک رپورٹ صوبائی حکومتوں کی طرف سے وفاقی اور صوبائی محتسب اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے انسانی حقوق سیل کو چھ ماہانہ بنیادوں پر ہر سال جولائی کے آخر اور جنوری کے آخر تک بھیجی جائے گی۔

10. اگر ٹپوگرافیکل/رہائشی حدود کی وجہ سے کسی مخصوص ڈی اینڈ پی ایل لیز ایریا میں کام نہیں کیا جا سکتا ہے، تو کمپنی ریگولیٹری اتھارٹی (ڈی جی پی سی) کی منظوری حاصل کرے گی، متعلقہ کمیٹیوں سے مشاورت کے بعد، سماجی بہبود کی اسکیموں کو شروع کرنے کے لیے۔ ایک ایسے علاقے میں جو E&P کمپنیوں کی سرگرمیوں کے علاقے سے ملحق/قریب ہو۔

11. سماجی بہبود کی اسکیموں کا احاطہ کرنے والا منصوبہ، جو ہر کیلنڈر سال کے لیے کمیٹی کی طرف سے منظور شدہ ہے، متعلقہ DCO/DC کی طرف سے مقررہ فارمیٹ کے مطابق اس سال کے 31 مارچ تک DGPC کو صرف معلومات کے لیے جمع کرایا جائے گا۔

12. DCO/DC مقامی کمیونٹی کے تئیں اپنی سماجی بہبود کی ذمہ داریوں پر تمام لائسنسوں/لیزوں کے سلسلے میں صوبائی حکومتوں اور DGPC کو دو سالہ رپورٹیں پیش کریں گے۔

13. DCO/DC دیگر چیزوں کے علاوہ، مقامات، بجٹ اور ان چھ مہینوں کے دوران مکمل، جاری، یا شروع کی گئی سکیموں کی حیثیت، ہر سال جنوری اور جولائی کے آخر تک جمع کرائے گا۔ ضلعی اور صوبائی حکومتیں عوام کی معلومات کے لیے رپورٹس کو اپنی ویب سائٹس پر آویزاں کریں گی۔

14. کام کی تکمیل پر، متعلقہ DCO/DC کی طرف سے 30 دنوں کے اندر ایک تجویز کردہ 'کمپلیشن سرٹیفکیٹ' جاری کیا جائے گا۔ پچھلے کیلنڈر سال کی سالانہ پیشرفت رپورٹ بھی DCO/DC کی طرف سے اگلے سال 31 مارچ تک DGPC کو معلومات کے لیے تکمیلی سرٹیفکیٹ کی کاپی کے ساتھ بھیجی جائے گی۔

15. اگر کسی اسکیم کو ایک سے زیادہ آپریٹر کی طرف سے فنڈ کرنا پڑتا ہے، تو ایم این اے کے حتمی فیصلے کے لیے ڈی جی پی سی سے مشورہ کیا جائے گا۔

16. ایک مخصوص لائسنس/لیز کے لیے مختص سوشل ویلفیئر فنڈز کو نہ تو دوسرے لائسنس (لیز) کی اسکیموں سے منسلک کیا جائے گا اور نہ ہی ڈی جی پی سی اور متعلقہ ایم این اے کی پیشگی منظوری کے بغیر کسی مخصوص لائسنس/لیز سے باہر کی اسکیموں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

17. DCO/DC سماجی بہبود کے معاہدوں/کاموں کے ایوارڈ میں شفافیت کو یقینی بنائے گا۔

18. E&P کمپنیاں اپنے قانونی آڈیٹرز سے سالانہ آڈٹ سرٹیفکیٹ فراہم کریں گی کہ سماجی بہبود کی ذمہ داری کی واجب الادا رقم PCA اور سماجی بہبود کے رہنما خطوط کے مطابق مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر کے فارغ کر دیا گیا ہے۔

19. آڈیٹر جنرل آف پاکستان متعلقہ DCO/DC کے زیر انتظام اکاؤنٹس کا سالانہ آڈٹ کرے گا تاکہ شفاف اور مسابقتی انداز میں فنڈز کے استعمال کو یقینی بنایا جا سکے۔

20. وزارت پٹرولیم اور N.R./ وفاقی حکومت وقتاً فوقتاً مناسب سمجھے جانے والے ان رہنما خطوط میں ترمیم کر سکتی ہے۔

دستخط:- سعید اللہ شاہ
ڈائریکٹر جنرل (پیٹرڈیئم مراعات)

"نظرثانی شدہ رہنما خطوط 2019"

No.ED/F-23/O&G/48/2019-
حکومت سندھ
انرجی ڈپارٹمنٹ ڈپارٹمنٹ
کراچی، مورخہ: 04 فروری 2019

موضوع:- ایکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن (ای اینڈ پی) کمپنیوں کے ذریعے پروڈکشن بونس کے ذریعے جمع کیے گئے فنڈز کے استعمال کے لیے نظرثانی شدہ رہنما اصول۔

پیٹرولیم ایکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن پالیسی 2012 کی 4.1.2 کی ذیلی شق 3 کے تحت دیئے گئے اختیارات کے استعمال میں پیٹرولیم اور قدرتی وسائل کی وزارت کی طرف سے S.R.O 1078(1)/2012 مورخہ 30.08.2012 کے ذریعے جاری کی گئی ہے۔ حکومت سندھ کو متعلقہ رعایتی علاقے میں اور اس کے آس پاس سماجی بہبود کے منصوبوں پر E&P کمپنیوں کے ذریعے ادا کی جانے والی رقوم کے استعمال اور استعمال کے لیے درج ذیل نظر ثانی شدہ رہنما خطوط جاری کرتے ہوئے خوشی ہوئی ہے:-

1. پروڈکشن بونس میں سے فنانس شدہ اسکیم کا کم از کم سائز روپے ہوگا۔ 1,000,000/- (صرف ایک ملین روپے)۔

2. یہ فنڈز مندرجہ ذیل پر مشتمل پیٹرولیم سوشل ڈویلپمنٹ کمیٹی (PSDC) نامی کمیٹیوں کے ذریعے پیداواری شعبوں کے علاقوں میں اور اس کے ارد گرد شفاف طریقے سے خرچ کیے جائیں گے:

پٹرولیم سوشل ڈویلپمنٹ کمیٹی (PSDC)

سینیٹرز (ممبرز) (حکومت کی طرف سے نامزد)
ضلع کے متعلقہ ایم این اے (بشمول مخصوص نشستوں پر ایم این اے) ممبران
ضلع کے متعلقہ ایم پی اے (بشمول مخصوص نشستوں پر ایم پی اے) ممبران
چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر ضلع کونسل ممبر
ای اینڈ پی کمپنی کا نمائندہ ممبر
ڈی جی پی سی یا اس کے نامزد کردہ کنٹریکٹ ایریا کے زیادہ سے زیادہ رقبے کے ساتھ ضلع کا ڈپٹی کمشنر۔ ممبر/ سیکرٹری۔

3. پی ایس ڈی سی کے چیئرمین کو وزیراعلیٰ ضلع کے سینیٹرز، ایم این ایز اور ایم پی اے کی مشاورت سے نامزد کریں گے۔

4. E&P کمپنیوں سے پروڈکشن بونس کے ذریعے موصول ہونے والی رقوم کا استعمال اس ضلع میں رہنے والے لوگوں کی بہبود اور فائدے کے لیے کیا جائے گا جہاں کنٹریکٹ ایریا یعنی ڈی اینڈ پی لیز ایریا واقع ہے۔

5. پیداواری بونس کا 60% حصہ تیل اور گیس پیدا کرنے والے تعلقہ میں استعمال کیا جائے گا جبکہ باقی 40% ضلع کے باقی ماندہ تالقوں میں استعمال کیا جائے گا۔

6. پروڈکشن بونس کا استعمال E&P کمپنیوں کے i-e آپریٹرز کے ذریعہ منتقل کردہ سالانہ اعداد و شمار پر مبنی ہوگا کیونکہ یہ متعلقہ PCAs کے مطابق واجب الادا ہوتا ہے اور محکمہ خزانہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً منتقل کی جاتی ہے۔

7. ایک کورم میں چیئرمین، سیکرٹری اور کم از کم 51% اراکین شامل ہوں گے۔ اگر ایک ضلع میں مختلف آپریٹرز کے ایک سے زیادہ پیداواری شعبے ہیں تو ہر کمپنی ایک ایک رکن کو نامزد کرے گی۔

8. سیکرٹری i-e DC PSDCs کی باقاعدہ میٹنگوں کا اہتمام کرے گا اور فعال رہے گا اور اسکیموں کے نفاذ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ مزید برآں، ڈی سیز E&P کمپنیوں کے تعاون سے اسٹیک ہولڈرز کے بارے میں آگاہی اور ان پٹ کے لیے ضلعی سطح پر سیمینار کا اہتمام کرتے ہیں۔

9. PSDC کے حوالہ کی شرائط (TORs) درج ذیل ہیں:-
i) اس بات کو یقینی بنائیں کہ E&P کمپنیوں کی سماجی بہبود کی ذمہ داریاں پوری ہوں۔
ii) مجوزہ اسکیموں کو حتمی وصول کنندگان اور استفادہ کنندگان یا ان کے نمائندوں سے مناسب تشہیر اور معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
iii) فلاحی اسکیموں کی پیشرفت اور تکمیل کا جائزہ لینا۔
iv) فلاحی اسکیموں کے انتخاب، تکمیل وغیرہ کے سلسلے میں مقامی سطح پر معلومات حاصل کرنے کے لیے عوامی سماعتیں کریں۔
v) PSDC کم از کم ایک سہ ماہی اجلاس منعقد کرے گا تاکہ مقامی علاقے اور دیگر متعلقہ معاملات کے لیے کمیونٹی پروجیکٹ پر تبادلہ خیال اور اتفاق کیا جا سکے۔

10. PSDC کمیونٹی کے ساتھ مشاورت کے بعد شہریوں کے لیے زیادہ سے زیادہ خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ضلع کے لیے قابل مرئی اور قابل تصدیق پائیدار سماجی شعبے کی بہتری کی اسکیموں کی شناخت، تیاری اور منظوری دے گی۔ اسکیموں کو مکمل ہونے کے بعد متعلقہ لوکل گورنمنٹ صوبائی حکومت کے محکمہ کے حوالے کیا جائے گا، جو اس کی بار بار آنے والی لاگت کا ذمہ دار ہوگا۔ PSDC اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اسکیموں میں کوئی دوغلا پن نہیں ہوگا اور اس سلسلے میں صوبائی/مقامی حکومت کے محکموں کے ساتھ تمام ضروری کوآرڈینیشن بنائے گا۔ PSDC فنڈز سے تعلقہ میں ایک نئے اسکول کی تعمیر کی کسی بھی اسکیم کے لیے محکمہ تعلیم کی پیشگی منظوری کی درخواست کی جائے گی۔

11) PSDC اس بات کی نگرانی کرے گا کہ فنڈز PSDC کی جانب سے طے شدہ ترجیح کے مطابق E&P کمپنیوں کے آپریشن کے علاقے میں اور اس کے آس پاس کے سماجی ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کیے جاتے ہیں۔

12. کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ صوبائی/ لوکل گورنمنٹ کے تمام متعلقہ لائن ڈپارٹمنٹس منصوبوں کی بروقت تکمیل اور ملکیت کے لیے تعاون کے لیے متحرک ہوں۔ PSDC کی طرف سے شناخت اور منظور شدہ تمام سکیموں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر (DC) ایک عمل آوری ایجنسی کے طور پر۔ اس طرح کی اسکیموں کے نفاذ میں خرچ کیے جانے والے فنڈز کو عوامی فنڈز سے لاگو کی جانے والی اسکیموں پر وقتاً فوقتاً لاگو ہونے والے قوانین، طریقہ کار اور حکومت کی طرف سے مطلع کردہ ہدایات کے مطابق استعمال کیا جائے گا۔ ایک بار PSDC سے اسکیم (سکیموں) کی منظوری دے دی جائے گی، PSDC کے پاس صرف اس اسکیم (سکیموں) کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینے کا کردار ہوگا جو زیر عمل ہےاور اسکیموں کے نفاذ کے مقاصد کے لیے خرچ کیے گئے فنڈز کے استعمال میں اس کا کوئی کردار نہیں ہوگا۔

13. PSDC کا سیکرٹری سالانہ پٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ پروگرام (PSDP) اور پچھلے سال کی پیشرفت ہر کیلنڈر سال کے 3 مارچ تک محکمہ توانائی اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو جمع کرائے گا۔

14. ہر چھٹے مہینے میں ایک بار، ڈی سی آن لائن اور ضلع کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں ایک نوٹس کی اشاعت کو متاثر کرے گا، جس میں کسی بھی تبصرے یا تحفظات کے لیے عوامی سماعت کا اعلان کیا جائے گا جس کے بارے میں ضلع کے باشندے عام طور پر خاص طور پر اسکیم کے براہ راست مستفید ہونے والے، پچھلے چھ ماہ کے دوران مکمل، شروع یا جاری اسکیموں کے حوالے سے ہوسکتے ہیں۔ ایسی تمام اسکیموں کی فہرست عوامی نوٹس میں ان کے مقام، بجٹ اور موجودہ صورتحال کے ساتھ شامل کی جائے گی۔ سیکرٹریز PSDCs/ ڈپٹی کمشنرز متعلقہ ڈویژنوں کے کمشنروں کو سکیموں کی سہ ماہی پیش رفت رپورٹ پیش کریں گے۔ کمشنر ان اسکیموں کی نگرانی کریں گے اور ان کی تفصیلی نگرانی کریں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ پروڈکشن بونس کے استعمال کے لیے منظور شدہ نظرثانی شدہ رہنما خطوط کے مطابق اسکیمیں لاگو کی جارہی ہیں۔

15. عوامی سماعت کے لیے ایسے نوٹس تمام ضلعی سطح کی تجارتی تنظیموں، چیمبرز آف کامرس، بار ایسوسی ایشنز اور دیگر ممتاز تنظیموں اور سماجی بہبود کی تنظیموں کو بھیجے جائیں گے۔ صوبائی محتسب کو بھی نوٹس بھیجے جائیں گے۔ عوامی سماعتوں کے اس طرح کے عوامی نوٹسز کو فوری طور پر ڈپٹی کمشنر آفس کی ویب سائٹ پر بھی ڈال دیا جائے گا، اگر اس میں کوئی ہے۔

l6. مکمل شدہ سکیموں کے حوالے سے رپورٹ وفاق اور صوبائی،محتسب اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے انسانی حقوق سیل کو بھجوائی جائے گی۔

17. PSDC کا سیکرٹری "پیٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ فنڈ (PSDF)" کے عنوان سے ایک مشترکہ بینک اکاؤنٹ (اکاؤنٹ) کھولے گا اور اس کا انتظام کرے گا۔ ڈپٹی کمشنر اور E&P کمپنی کے نمائندے یا ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر-1 کے ذریعے چلایا جائے گا تاکہ PSDC کی طرف سے شناخت شدہ پروجیکٹوں کی فنڈنگ کی جائے جو E&P کمپنی کے ذریعے قابل ادائیگی کسی پروڈکشن بونس کے ذریعے ہو۔ E&P کمپنیاں جو حکومت کو پروڈکشن بونس ادا کرنے کی پابند ہیں وہ محکمہ توانائی کے ساتھ مشاورت سے کمپنیوں کی واجبات کی ادائیگی کے فوراً بعد مذکورہ اکاؤنٹ میں فنڈز جمع کرادیں گی۔ پچھلے سالوں کی غیر خرچ شدہ رقم، اگر کوئی ہے، بھی مذکورہ اکاؤنٹ میں جمع کی جائے گی۔

18. ڈی سی کی غیر موجودگی میں، سرکاری نامزد شخص متبادل دستخط کنندہ ہوگا۔ پی ایس ڈی سی کے سیکرٹری کھاتوں کی کتابوں کی دیکھ بھال، رسیدوں کی تصدیق اور میٹنگز کے منٹس سمیت دیگر متعلقہ ریکارڈ کے ذمہ دار ہوں گے۔ کمیٹی کے سیکرٹری اجلاس کے منٹس، اسکیموں کی تفصیلات فنانس، پی اینڈ ڈی کو بھی بھیجیں گے۔ لوکل گورنمنٹ اور محکمہ توانائی۔

19. اگر پیداواری بونس کی ادائیگی لیز سے متعلق ہے، جس کی حدود ایک سے زیادہ صوبوں میں واقع ہیں، تو پیداواری بونس کی رقم صوبوں کو اس صوبے سے تیل اور گیس کی پیداوار میں ان کے متعلقہ حصہ کے تناسب سے ادا کی جائے گی۔

20. وفاقی حکومت یا E&P کمپنیوں سے محکمہ خزانہ کی طرف سے پروڈکشن بونس کے ذریعے رقم کی وصولی کی صورت میں۔ یہ اسی رقم کو فوری طور پر ضلع کے PSDF بینک اکاؤنٹ میں منتقل کرے گا۔ محکمہ خزانہ اپنے پاس پڑی تمام بقایا رقم، اگر کوئی ہے، متعلقہ ضلع میں کمیٹی کے مشترکہ بینک اکاؤنٹ میں بھی منتقل کرے گا۔

21. اگر پیداواری بونس کی ادائیگی کا تعلق لیز سے ہے، جس کی حدود ایک سے زیادہ اضلاع میں ہیں، تو پیداواری بونس کی رقم ان اضلاع کو ہر ضلع میں واقع لیز کے علاقے کے تناسب سے ادا کی جائے گی۔

22. لیز ایریا سے متعلق اوپر 19 اور 21 میں دی گئی معلومات ڈائریکٹر جنرل آف پیٹرولیم کنسیشنز محکمہ توانائی اور متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو پیداواری بونس کے پرانے اور نئے ڈپازٹس کے لیے بالترتیب فراہم کریں گی۔

23. بینک اکاؤنٹ کو مناسب طریقے سے برقرار رکھا جائے گا اور یہ قانونی بیرونی آڈٹ کے تابع ہو سکتا ہے۔

24. مالی سال کے دوران شروع کی گئی پیٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ سے متعلق سالانہ پیش رفت رپورٹ متعلقہ ڈی سی پی ایس ڈی سی کے ساتھ مل کر تیار کرے گی۔ یہ رپورٹ محکمہ توانائی اور ڈی جی پی سی، ایم او پی این آر کو فراہم کی جائے گی۔

25. سیکرٹری PSDC اس بات کو یقینی بنائے گا کہ فنڈز کا قانونی آڈٹ سالانہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے ذریعے کیا جائے اور آڈٹ رپورٹ MoPNR اور محکمہ توانائی حکومت سندھ کو پیش کی جائے۔

26. E&P کمپنی اپنے قانونی بیرونی آڈیٹر سے سالانہ آڈٹ سرٹیفکیٹ فراہم کرے گی جس میں صوبائی حکومت کے پاس اس کے پیداواری بونس کی ذمہ داری کے حوالے سے جمع کی گئی رقم کی تصدیق ہوگی۔

27. محکمہ توانائی، GoS وقتاً فوقتاً مناسب سمجھے جانے والے طریقوں/رہنمائی خطوط پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

28. پی ایس ڈی سی میں پروڈکشن بونس کے اخراجات پر صوبائی حکومت کے تنازعہ کی صورت میں، چیف سیکریٹری سندھ کا فیصلہ غالب ہوگا۔

29. یہ پروڈکشن بونس کی آمدنی سے متعلق تمام سابقہ رہنما خطوط کو ختم کرتا ہے۔

ایس ڈی/- سید میر مجتبیٰ
سیکشن آفیسر (تیل اور گیس)
محکمہ توانائی
حکومت سندھ کراچی۔

"سوشل ویلفیئر فنڈز 2021 کے استعمال کے لیے رہنما خطوط"

وزارت توانائی (پیٹرولیم اور قدرتی وسائل، حکومت پاکستان کو لائسنس/لیز والے علاقوں میں اور اس کے آس پاس سماجی بہبود کے فنڈز کو منصفانہ اور شفاف طریقے سے استعمال کرنے کے لیے درج ذیل نظر ثانی شدہ رہنما خطوط جاری کرنے پر خوشی ہوئی ہے:-

1. سماجی بہبود کی اسکیمیں رقبے کی ضرورت پر مبنی ہوں گی، جیسا کہ پیرا 2 میں ذکر کیا گیا ہے، مخصوص کم از کم مالی ذمہ داریوں کے خلاف، جن کی نشاندہی "سوشل ویلفیئر کمیٹی" کے ذریعے کی جائے گی اور ان پر عمل درآمد کیا جائے گا، کمیٹی کے اراکین حسب ذیل ہوں گے:-

حلقے کا کوئی بھی منتخب رکن، وفاقی یا صوبائی، جس میں متعلقہ PCA آتا ہے، یا حلقے کا کوئی قابل ذکر رکن۔ چیئرپرسن
ضلع کے ڈی سی او / ڈی سی ممبر / سیکرٹری
ای اینڈ پی کمپنیز ممبر
ضلع ناظم/ چیئرمین ضلع کونسل ممبر
تحصیل ناظم / تحصیل کونسل کے چیئرمین ممبران
ناظم/متعلقہ یونین کونسلوں کے چیئرمین ممبران

متعلقہ علاقے کے عہدیداروں کے سربراہ (صحت کی تعلیم واٹر سپلائی اور نکاسی وغیرہ) شریک منتخب ممبر

نوٹ:-
• کمیٹی کے چیئرپرسن کو وفاقی وزیر نامزد کرے گا۔
• کمیٹی کا اجلاس چیئرپرسن طلب کرے گا۔
• بلدیاتی اداروں کے کام نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ انتظامی اہلکار کمیٹی کے رکن ہوں گے۔
• کمیٹی کے چیئرپرسن کو شناختی اسکیموں کے لیے ویٹو کا اختیار حاصل ہوگا۔
2. اس طرح کی اسکیموں کے تعامل کا شعبہ منشیات کے بارے میں آگاہی، کھیلوں کے فروغ، خصوصی ضروریات اور مختلف معذور بچوں کی بحالی، تعلیمی سہولیات کی بہتری، پینے کے پانی، صحت، سڑکوں اور مقامی طلباء کے لیے وظائف کی فراہمی کے شعبوں میں ہوگا۔ بڑھتی ہوئی پیداوار کی وجہ سے پیدا ہونے والی اضافی سماجی بہبود کی رقم کا حساب ہر D&P لیز کے پیداواری حصہ کی بنیاد پر کیا جائے گا اور یہ لیز کے علاقے میں اور اس کے آس پاس ہوگی۔

3. نقد عطیات سختی سے ممنوع ہوں گے جبکہ مواد/ادویات وغیرہ کی سپلائی مقامی ڈسپنسریوں کے ذریعے ہوگی۔

4. E&P کمپنیاں متعلقہ DCOs/DCs کے ساتھ مشترکہ بینک اکاؤنٹ کھولیں گی اور PCA پر دستخط کرنے کے ایک ماہ کے اندر اور اس کے بعد ہر سال 31 جنوری تک سوشل ویلفیئر کنٹری بیوشن فنڈ جمع کرائیں گی۔ ڈپازٹس پر جمع ہونے والے سود کو بھی سوشل ویلفیئر فنڈ کا حصہ سمجھا جائے گا۔ اگر ایک PCA/بلاک ایک سے زیادہ حلقوں میں آتا ہے، تو فی حلقہ علیحدہ بینک اکاؤنٹ کھولا جائے گا اور فنڈز کی مناسب تقسیم کی جائے گی۔

5. سماجی بہبود کی اسکیموں پر عمل درآمد اور نگرانی ڈی سی او/ڈی سی متعلقہ ایجنسی کے ذریعے چیئرمین اور متعلقہ یونین کونسل کو اطلاع دے کر کریں گے۔

6. چیئرمین شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے اسکیموں پر غور، جائزہ اور ان پر عمل درآمد کرتے ہوئے درج ذیل اقدامات کریں گے:-
(i E&P) کمپنیوں کی سماجی بہبود کی ذمہ داریاں بروقت پوری ہوتی ہیں۔
(ii) مجوزہ اسکیموں کو حتمی وصول کنندگان اور استفادہ کنندگان یا ان کے نمائندوں سے مناسب تشہیر اور معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
(iii) فلاحی اسکیموں کی پیشرفت اور تکمیل کا جائزہ لینا۔
(iv) فلاحی اسکیموں کے انتخاب، تکمیل وغیرہ کے سلسلے میں مقامی سطح پر معلومات حاصل کرنے کے لیے عوامی سماعت کریں۔

7. ہر چھٹے مہینے میں ایک بار، DCO/DC آن لائن اور ضلع میں سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں ایک نوٹس کی اشاعت کو متاثر کرے گا، جس میں کسی بھی تبصرے یا تحفظات کی درخواست کرنے کے لیے عوامی سماعت کا اعلان کیا جائے گا کہ ضلع کے باشندے عام طور پر، اور خاص طور پر اسکیم کے مطلوبہ براہ راست مستفید ہونے والے، پچھلے چھ ماہ کے دوران مکمل، شروع یا جاری اسکیموں کے حوالے سے ہوسکتے ہیں۔ ایسی تمام اسکیموں کی فہرست عوامی نوٹس میں ان کے مقام، بجٹ اور موجودہ صورتحال کے ساتھ شامل کی جائے گی۔ صوبائی حکومتیں اس کی کڑی نگرانی کریں گی۔

8. عوامی سماعت کے لیے ایسے نوٹس تمام ضلعی سطح کی تجارتی تنظیموں، چیمبرز آف کامرس، بار ایسوسی ایشنز اور دیگر ممتاز تنظیموں اور سماجی بہبود کی تنظیموں کو بھیجے جائیں گے۔ صوبائی محتسب کو بھی نوٹس بھیجے جائیں گے۔ عوامی سماعتوں کے ایسے عوامی نوٹسز بھی فوری طور پر محتسب اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے انسانی حقوق سیل کو چھ ماہانہ بنیادوں پر جولائی کے آخر اور ہر سال جنوری کے آخر تک بھیجے جائیں گے۔

10. اگر ٹپوگرافیکل/رہائشی حدود کی وجہ سے کسی مخصوص ڈی اینڈ پی ایل لیز ایریا میں کام نہیں کیا جا سکتا ہے، تو کمپنی ریگولیٹری اتھارٹی (ڈی جی پی سی) کی منظوری حاصل کرے گی، متعلقہ کمیٹیوں سے مشاورت کے بعد، سماجی بہبود کی اسکیموں کو شروع کرنے کے لیے۔ ایک ایسے علاقے میں جو E&P کمپنیوں کی سرگرمیوں کے علاقے سے ملحق/قریب ہو۔

11. سماجی بہبود کی اسکیموں کا احاطہ کرنے والا منصوبہ، جو ہر کیلنڈر سال کے لیے کمیٹی کی طرف سے منظور شدہ ہے، متعلقہ DCO/DC کی طرف سے مقررہ فارمیٹ کے مطابق اس سال کے 31 مارچ تک DGPC کو صرف معلومات کے لیے جمع کرایا جائے گا۔

12. DCO/DC مقامی کمیونٹی کے تئیں اپنی سماجی بہبود کی ذمہ داریوں پر تمام لائسنسوں/لیزوں کے سلسلے میں صوبائی حکومتوں اور DGPC کو دو سالہ رپورٹیں پیش کریں گے۔

-20-

13. DCO/DC دیگر چیزوں کے علاوہ مقامات، بجٹ اور ان چھ مہینوں کے دوران مکمل، جاری یا شروع کی گئی سکیموں کی حیثیت ہر سال جنوری اورجولائی کے آخر تک جمع کرائے گا۔ ضلعی اور صوبائی حکومتیں عوام کی معلومات کے لئے رپورٹس کو اپنی ویب سائٹس پرا ٓویزاں کریگا۔

14. کام کی تکمیل پر متعلقہ DCO/DCکی طرف سے 30دنوں کے اندر ایک تجویز کردہ کمپلیشن سرٹیفیکیٹ جاری کیا جائے گا۔ گزشتہ کلینڈر سال کی سالانہ پیش رفت رپورٹ بھی DCO/DCکی طرف سے 31مارچ تک DGPCکو بھیج دی جائیگی ۔ اگلے سال معلومات کے لئے آگاہی کے ساتھ تکمیلی سرٹیفیکیٹ بھیجیں گے۔

15. اس صورت میں ایک اسکیم کو ایک سے زیادہ کی طرف سے فنڈ کیا جاتا ہے آپریٹر ، پھرNMA,DGPCسے حتمی فیصلے کے لئے مشاورت کی جائے گی۔

16. مخصوص لائسنس لیزکے لئے مختص سوشل ویلفئیر فنڈز نہ تو دوسرے لائسنس (لیز) لیز(ز)کی اسکیموں سے منسلک ہوں گے اور نہ ہی ڈی جی پی سی اور متعلقہ چئیر پرسن کی پیشگی منظوری کے بغیر کسی مخصوص لائسنس لیز سے باہر کی اسکیموں کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

17. DCO/DCسماجی ایوارڈ میں شفافیت کی یقینی بنائے گا فلاحی معاہدے کا مکمپنیاں سالانہ اذن سرٹیفکیٹ فراہم کریں گی۔

18. E&Pان کے قانونی آڈیٹرز سے کہ سماجی کی واجب رقم کومنتقل کر کے فلاحی ذمہ داری ادا کر دی گئی ہے۔ PCAاور سماجی بہبود کے رہنما خطوط کے مطابق مشترکہ اکاؤنٹ میں خارج کریگا۔

19. آڈیٹر جنرل آپ پاکستان متعلقہ DOC/DCکے زیر انتظام اکاؤنٹس کا سالانہ آڈٹ کرے گا تاکہ شفاف اور مسابقتی انداز میں فنڈز کے استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

20. وزارت توانائی پیٹرولیم ڈویژن وفاقی حکومت وقتاً فوقتاً مناسب سمجھے جانے والے ان رہنما خطوط میں ترمیم کر سکتی ہے۔

S/D
(عبدالجبار میمن
ڈائریکٹر جنرل(پیٹرولیم مراعات)
31 مارچ 2021

9. یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے علاقوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے فراہم کردہ رہنما خطوط کی تعمیل کے لئے کیپشن والی درخواستیں، **عبدالحکیم کھوسو ، ایڈووکیٹ** ، ایڈووکیٹ جہاں پیٹرولیم اور گیس کے معاملے میں

عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق ہیں۔ فیلڈرز کام کر رہے ہیں۔ اس موڑ پر اعلیٰ کی سمتوں کا حوالہ دینا اہم ہو گا۔

<u>عبدالحکیم کھوسو ، ایڈووکیٹ</u> ، ایڈووکیٹ PLD2014 سپریم کورٹ 350]

مذکورہ کیس میں عدالت متعلقہ پیراگراف نمبر 18,16,13,8اور 22ہیں اس کے ساتھ دوبارہ پیش کیا گیا۔

8. ان کاروائیوں کے دوران ہمارے سامنے پیش کی گئی گذارشات کا جائزہ لینے سے پہلے E&Pکمپنیوں کی سماجی بہبود کی ذمہ داریوں کے قانونی نظام کو بیان کرنا ضروری ہے ۔آئین کے آرٹیکل 184(3)کے تحت کاروائی کی گئی۔ سادہ لفظوں میں کہا جائے تو پاکستان میں کام کرنے والی **E&Pکمپنیاں ایکسپلوریشن کے حقوق اور مراعات کے بدلے مخصوص ادائیگیاں کرنے کی پابند ہیں، جس پر جلد ہی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔** (C.M.A 2013.PC/6508) سالوں کے دوران E&Pکمپنیوں کے ان معاہدوں میں کئی ملین امریکی ڈالر کی رقم ہوچکی ہے۔ مزید براں، MPNRکے ذریعے جمع کرائی گئی E&Pکمپنیوں کی فلاحی ذمہ داریوں میں سے پرپریزنٹیشن کے مطابق ان کی طرف سے قابل ادائیگی رائلٹی کی کل رقم روپے میں کمپنیاں خام تیل کی مد 160ارب روپے اور پاکستان کے مختلف اضلاع نکالی گئی گیس کی مدمیں 293بلین روپے سے زیادہ تھیں جن میں E&Pکمپنیاں سر گرم ہیں۔ پاکستان کے لوگوں کی بنیادی ضروریات جیسے پینے کے صاف پانی اور معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کے لئے خاص طور پر دستیاب فرنڈزکی کمی کو دیکھتے ہوئے یہ بہت بڑی رقم ہیں۔ یہ رقوم اس کا اعادہ کیا جا سکتا ہے۔ لوگوں میں فائدہ مند طریقے سے رکھی گئی ہیں۔**ا س تناظر میں یہ سب سے زیادہ اہم کہ سماجی بہبود کی ذمہ داریوں وغیرہ کے سلسلے میں E&Pکمپنیوں کے معاہدے کے وعدوں کے نفاذ کی مناسب نگرانی کی جائے اور اسے سختی سے نافذ کیا جائے۔ ان ادائیگیوں کی ذمہ داریوں کی تکمیل کو یقینی بنانے کے ذمہ دار ڈی جی پی سی صوبائی اور مقامی حکومتیں اس سلسلے میں عوام کے وفادار ہیں اور یہ ان کا فرض ہے کہ وہ سماجی بہبود کی متفقہ ذمہ داریوں کی وصولی کریں اور ان کو انتہائی مؤثر انداز میں کرنے کو یقینی بنائیں اور لوگوں کے فائدے کے خرج لئے بہترین طریقہ ہے۔**

13.پیٹرولیم پاکیسی 2012بر استعمال کے لئے مختلف فیصد تجویز کرتی ہے۔ ساحلی رائلٹی کا دس فیص د اس ضلع میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں انفراسٹرکچر کی ترقی کے لئے تیل اور گیس پیدا کی جاتی ہے۔ ساحلی پیداوار کے بونس کو متعلقہ کنٹریکٹ ایریاز میں اور اسکے آس پاس کے سماجی بہبود کے منصوبوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ **سوشل ویلفئیر فنڈز مقامی کمیونٹیز کو دیر فائدہ پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سمندری تحقیق او ساحلی علاقے کی ترقی کی فیس کا 75فیصل ساحلی علاقے کی ترقی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ملازمت پاکستانی شہریوں کے ئے ہے اور تربیت میں انٹرن شپ /اسکالر شپ اور تربیت شامل ہے۔** مقامی باشندے۔ یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ ساحلی پیداواری یونس کے بر عکس، سمندری علاقوں سے پیداواری بونس کو خاص طور پر مقامی باشندوں کی سماجی بہبود پر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی بھی صورت میں ہے در بے پٹرولیم پالیسیوں میں شامل سماجی بہبود کی زیادہ تر ذمہ داریاں ہیں۔ PCASمیں جھلکتا ہے۔

29-10-2009.16 کے پروڈکشن بونس کے استعمال کے رہنما خطوط میر بن ریسرچ فیس کے رہنما خطوط سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ رہنما خطوط ایک پیٹرولیم سماجی ترقی تشکیل دیتے ہیں۔

کمیٹی (PSDC)جس میں MNASاور MPAشامل ہیں جن کے حلقے ضلع ضلع اور تحصیل تحصیل تعلقہ ناظم DCOاور E&P کمپنی کے نمائندے ہیں۔ "PSDC"کو کمیونٹی کے فائدے کے لئے پائیدار اسکیموں کی شناختی ، تیاری اور منظور اور وقتاً فوقتاً ایسی اسکیموں کے نفاذ کا جازہ لینے کا پابند بنایا گیا ہے۔ DCOخصوصی طورپر E&Pکمپنیوں سے پروڈکشن بونس اکھٹا کرنے اور ان کا انتظام کیا جانا چاہئیے۔ تام ان رہنما خطوط کے تحت کسی پر اسکیم کا جائزہ لینے یا کسی فلاحی اسکیم کے نفاذ(کامیاب یا دوسری صورت میں)کے حوالے سے کوئی تکمیلی سرٹیفیکیٹ میں پیش کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

18. یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جناب حکیم کھوسو نے 15-09-2003کو وزیر اعظم کی طرف سے جاری کردہ ایک ہدایت کو منظر عام پر لایا تھا جس میں کہا گیا کہ وزیر اعظم کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہوئی ہے کہ دیہات میں آنے والے دیہاتوں کو گیس فراہم کی جائے ۔ گیس کے منبع سے KMکا رداس (زمزم گیس فیلڈ، تحصیل جوبی ضلع دادو ، سندھ وزیر اعظم کو یہ اعلان کرتے ہوئے مزید خوشی ہوئی کہ یہ اصول تمام گیس فیلڈز لاگو ہوگا اور تمام گیس فیلڈ کے 5کلو میٹر کے دائرے میں آنے والے آس پاسکے تمام علاقوں /دیہاتوں کو ترجیحی بنیادوں پر گیس فراہم کی جائے گی۔ زور دیا گیا MPNRکی طرف سے 2013کو داخل کردہ جواب میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم کی ہدایات گیس پیدا کرنے والے فیلڈز مزمہ ضلع دادو کے دیہاتوں متعلق تھیں نہ کہ ان بلاکوں کے لئے جوضلع سانگھڑ سیمیں واقع ہیں۔ وزارت کی موقف وزیر اعظم کی ہدایت کے واضح الفاظ سے واضح انحراف ہے جیساکہ اوپر روشنی ڈالی گئی ہے۔

22. اگر چہ مناسب رہنماخطوط کی تیاری ایک پالیسی معاملہ ہے جو ایگزیکٹو ڈومین کے اندر آتا ہے، لیکن سماجی بہبود کے فنڈز کی وصولی ،اخراجات، انتظامیہ وغیرہ کی صورتحال اور رہنما خطوط کی تیاری سے پتہ چلتا ہے کہ اس معاملے کے اس پہلو کو حاصل نہیں ہوا ہے۔ ضروری توجہ سماجی بہبود کی وجہ سے پیدا ہونے والے لوگوں کے حقوق کا مذکورہ بالا بنیادی حقوق سے نہیں ہے۔ فنڈز میں براہ راست تعلق ہے۔ یہ فنڈز یا تو غیر استعمال شدہ رہ گئے ہیں یا کم استعمال ہوئے ہیں یا اخراجات کی تشخیص کو یقینی بنانے کے لئے ان فنڈز کے استعمال کی مناسب نگرانی نہیں کی گئی ہے۔ ایک ابتدائی اقدام کے طورپر ، لہٰذا، ہم ذیل کے طور پر ہدایت کرتے ہیں۔

(a) ڈی جی پی سی اور متعلقہ صوبائی حکومت E&Pکمپنیوں کی سماجی بہبود کی ذمہ داریوں کی مستعدی سے وصولی اور نگرانی کو یقینی بنائے گی۔

(b) ڈی جی پی سی متعلقہ صوبائی حکومت اور کی سرگرمیوں کے علاقے کے اندر مقامی حکومت کمپنی سماجی کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنائے گی۔ E&Pفلاحٰ فنڈز پیداواری بونس اور دیگر رقوم جیسی سمندری تحقیق کی فیس جیسا کہ اس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کمپنیوں کی معاہدہ کی ذمہ داریاں ہیں۔

اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کھلے اور شفاف طریقے سے کیا گیا کہ آئین کے آرٹیکل 194سے مطابقت رکھتا ہو، مقامی آبادی کو اس طرح کے فنڈز سے متعلق تمام متعلقہ معلومات دستیاب ہوں۔

(c) صوبائی اور مقامی حکومتیں موجودہ پالیسی گائیڈ لائنز پر نظر ثانی کریں گی اور جہاں تک ضرورت مناسب ترامیم کریں گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ جہاں تک ہو سکے، ہر ضلع یا تحصیل /تعلقہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اسکے مربوط اور موثر استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔ مذکورہ فتتز أرٹیکل 1404کی دفعات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہر تحصیل /تعلقہ میں قائم ہونے والی مقامی حکومتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے یا ایسی کمیٹی میں مذکورہ آئینی شق کے مطابق آواز دی جائے جو کہ ہر صوبے ...اور مالی ذمہ داری اور اختیارمقامی حکومت کے منتخب نمائندوں کو۔

(d) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے مناسب تفصیل سے رہنما خطوط وضع کیے جائیں تاکہ سماجی بہبود کی ذمہ داریوں کی نگرانی کی جا سکے اور فنڈز کے خرچ کو کھلے اور شفاف طریقے سے جانچا جا سکے۔ فنڈز کے استعمال کے لئے کمیٹی کو چاہئیے:

(i) اس بات کو یقینی بنائیں کہ E&P کمپنیوں بہبود کی ذمہد اری ہو رہی ہوں۔

(ii) سما جی مجوزہ اسکیمون کو حتمی وصول کند گا ن یا ا ن کے نما ءندون سے منا سب تشھ اور مملوما ت حا صل حو تی ہیں۔

iii) فلاحی اسکیموں کی پیشرفت اور تکمیل کا جائزہ لینا۔

(iv) فلاحی اسکیموں کے انتخاب، تکمیل وغیرہ کے سلسلے میں مقامی سطح پر معلومات حاصل کرنے کے لئے عوامی سماعتیں کرنا۔

(e) ہر چھٹے مہینے میں ایک بار DCOضلع کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں آن لائن اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں ایک نوٹس کی اشاعت کو متاثر کرے گا، جس میں کسی بھی تبصرے یا تحفظات کے لئے عوامی سماعت کا اعلان کیا جائے گاجو کہ ضلع کے باشندے عام طو رپر اور خاص طور پر اسکیم کے مطلوبہ براہ راست مستفید ہونے والے پچھلے چھ ماہ کے دوران مکمل شروع یا جاری اسکیموں کے حوالے سے ہو سکتے ہیں۔ ایسی تمام اسکیموں کی فہرست عوامی نوٹس میں ان کے مقام بجٹ اور موجودہ حیثیت کے ساتھ شامل کی جائے گی۔

(f) عوامی سماعتوں کے لئے ایسے نوٹس تمام ضلعی سطح کی تجارتی تنظیموں ، چیمبرز آف کامرس کو بھجے جائیں گے۔

بار ایسوسی ایشنز اور دیگر ممتاز تنظیمیں اور سماجی بہبودکی تنظیمیں نوٹس صوبائی محتسب کو بھی بھیجے جائیں گے عوامی سماعتوں کے ایسے عوامی نوٹسز کو فوری طورپر ضلعی حکومت کی ویب سائٹ پر بھی ڈال دیا جائے گا۔ اگر اس کے پاس کوئی ہے۔

(g) مکمل شدہ اسکیموں کے حوالے سے ایک رپورٹ وفاقی اور صوبائی محتسب اور اس عدالت کے انسانی حقوق سیل کو بھیجی جائے گی۔

(h) DG PCسماجی بہبود کی ذمہ داریوں ، پروڈکشن بونسز اور اگر قابل اطلاق ہو تو ، میرین ریسرچ فیس کے عنوانات کے تحت وہاں کام کرنے والی مختلف E&Pکمپنیوں سے ہر ضلع کے لئے واجب الادارقوم کا ایک جامع حساب کتاب تیار کرے گا۔ ہرضلع کے لئے رائلٹی کے تخمینی اعداد و شمار بھی اس اکاؤنٹ میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اس اکاؤنٹ کا بیان 45دنوں کےا ندر دیا جائے گا اور اسے عدالت میں پیش کیاجا ئے گا۔ ایم بی این آر کی ویب سائٹ پر اکاؤنٹ اردو، انگریزی اور علاقائی زبانوں میں دکھایا جائے گا۔

(i) ڈی جی پی سی تمام لائسنس لیز ہولڈرز سے مقامی کمیونٹی کے تئیں ان کی سماجی بہبود کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ششماہی رپورٹس طلب کرے گا، بشمول دیگر چیزوں کے علاوہ مقامات بجٹ اور اسکیموں کی حیثیت مکمل، جاری یا شروع چھ ماہ میں کی گئی۔

(j) DP PCپی سی اے کے تحت اپنے نفاذ کے اختیارات کو PCASکی شرائط کی تعمیل کے لئے فعال اور مستعدی سے استعمال کرے گا۔

(k) وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل وزیر اعظم کی 2003-09-15کی ہدایت پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گی اور تمام گیس فیلڈز کے 5کلو میٹر کے دائرے آنے والے اس پاس کے تمام علاقوں دیہاتوں کو ترجیحی بنیادوں پر گیس فراہم کرے گی۔ جسا کہ ہدایت کی گئی میں زور فراہم کیا گیا ہے۔

10اسی طرح کوئلے کے کان کنی کی رائلٹی کے حوالے سے محمد ابراہیم تھہیم کے کیس میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ عدالت عظمیٰ کے وضع کردہ اصول بھی لاگو ہوتے ہیں اور اسی معیار پر سندھ حکومت ایک پالیسی بنائے گی اور یقینی بنائے ۔

محمد ابراہیم تھہیم بمقابل صوبہ سندھ بذریعہ سیکریٹری مائنز اینڈ منرلز ڈیویلپمنٹ اور دیگر YLR23932016]

یہ کہ باشندے جہاں کوئلے کی کانوں کی اجازت ہے یا بنیادی حاصل کر رہے ہیں۔ سہولیات متعلقہ پیراگراف نمبر 23اس کے ساتھ دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔

23 اپنا قلم اٹھانے سے پہلے، میں ایک سب سے اہم عنصر کو نظر انداز نہیں کر سکتا جو سندھ مائننگ کنسیشن رولز ،2002 لائسنسنگ اتھارٹی کی قابلیت کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ کسی بھی مقصد کے لئے کسی بھی علاقے کو لیز لائسنس دے، جس میں اس کی وضاحت بھی شامل ہے، ایسے علاقے سے معدنیات رائلٹی کے خلاف لیکن اس میں کہیں بھی اس کے کسی حصے کو ایسے علاقے کے باشندوں کے فائدے کے لئے استعمال کرنے کے بارے میں نہیں کہا گیا، حالانکہ یہاں تک کہ باشندوں کے حقوق کو سیکریٹر ، مائنز اینڈ منرلز نے مقدمہ نمبر 2011/45میں تسلیم کیا تھا۔ جو کہ C.M.Aنمبر 2011/313پر منظور کردہ آرڈر سے ظاہر ہوتا ہے ، جسے مدعی نے P/25کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ سندھ مائننگ کنسیشن رولز 2002اس طاقت کی تخلیق ہے، جس کا استعمال مائنز اینڈ آئل فیلڈرز اینڈ منرل کے ضابطے کے سیکشن 2کے تحت کیا جاتا ہے۔ ڈویلپمنٹ فیڈرل (کنٹرول ایکٹ1948) اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت کنٹرول کرنے والی اتھارٹی نے اور اپنے علاقے سے اور اس کے اندر سے جمع ہونے والے فوائد (ریونیو) وغیرہ کو استعمال کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار استعمال کر سکتی ہے لیکن یہ مساوات اور انصاف کے اصول پر منبی ہونا چاہئیے ۔ پلے جو ہمیشہ وہاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے ترجیحی غور طلب کرتاہے جہاں سے اس طرح کی آمدنی ہوتی ہے۔ تمام عوام برابر ہیں لیکن اس علاقے کے باشندوں کو فائدہ ہوتا ہےجہاں سے پیدا کرنے اہلی محصول حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس طرح کی کے لئے کیے جانے والے تمام آپریشنز اس کے نتائج چھوڑتے ہیں جو وہاں کے باشندوں کی طرح سے پید اہوتے ہیں۔ یہ سوال معزز سپریم کورٹ کے روبرو **<u>عبدالحکیم کھوسو ، ایڈووکیٹ</u>** ایڈووکیٹ کی درخواست کے معاملے میں سپریم کورٹ میں زیر بحث آیا۔ PLD2014SC(350)جس میں اسی طرح کامسئلہ شامل تھا۔

2. آج کی دنیا اب بے لگام سرمایہ داری اور بے لگام سرمایہ داری کی نہیں رہی۔ دنیا بھر میں کاروبار کرنے والے کا رپوریٹ اداروں کو فوری طور پر سماجی اور ماحولیات ، ماحول رہائش گاہ اور بنیادی ڈھانچے پر اپنی سرگرمیوں کے اثرات پر غور کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ ان علاقوں کے لوگ جہاں اس طرح کے ادارے کام کرتے ہیں۔ جبکہ کار پوریٹ سماجی سکتی ہے۔
رضاکارانہ ذمہ داری (CSR)دفعات حکومت نے تیل اور گیس کے شعبے میں کمپنیوں کی سرگرمیوں کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے معاہدوں اور سرکاری پالیسیوں میں شامل کی ہیں، جن کی ذمہ داریاں طے کی ہیں۔ آئل ایکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن E&Pکمپنیاں جو پاکستان کام کر رہی ہیں۔ موجودہ کیس ماحولیات اور ان علاقوں میں رہنے والی سوسائٹیوں کے حوالے سے E&Pکمپنیوں کی ان کنٹریکٹ اور قانونی ذمہ داریوں سے متعلق ہے جہاں یہ کمپنیاں معدنیات کی تلاش اور نکالنے میں مصروف ہیں۔ (تیل اور گیس)

4. جہاں ملک کی معاشی بہتری کےلئے ضروری ہے کہ ملک کے قدری وسائل اور معدنی دولت کو عوامی فلاح کے لئے استعمال کیا جائے، وہیں یہ ضروری ہے کہ ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی فلاح و بہبود بھی ہو۔ E&Pکمپنیاں کام کرتی ہیں۔ اس پر منفعی اثر نہیں پڑتا ہے اور یہ بھی کہ اس طرح کے آپریشنز کے نتیجے میں ہونے والی معاشی سر گرمیوں اور ان کے مقامی علاقوں سے نکالے گئے قدری معدنی وسائل سے جہاں کے باشندے مستفید ہو تےہیں۔ شہلا ضیاء بمقابلہ فیڈریشن آف پاکستان(PLD1994693)کے مشہور فیصلے میں زندگی کا کے حق کی حدود تعین کرتے وقت اس عدالت نے وسیع نقطہ نظر اختیار کیا ہے ، جس کے بعد کی نظیریں اس نقطہ نظر کی مسلسل توسیع کو اجاگر کرتی ہیں جس کا حوالہ دیا جاسکتا ہے ۔ جنرل سیکریٹری ویسٹ پاکستان سالٹ مائننز لیبر یونین سی بی اے ایک کھیوڑہ جہلم بمقابلہ ڈائریکٹر انڈسٹریز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ ، پنجاب، لاہور 1994ایس سی ایم آر(2061اور عبدالوہاب بمقابلہ ایچ بی ایل2013 SCMR1383)زور دینے کے لئے انڈر لائننگ فراہم کی گئی ہے

اس فیصلے میں معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے پیٹرولیم کنسیش ایریا کے مکینوں کے فائدے کے لئے ایک پالیسی کا خاکہ تیار کیا ۔ مجھے یہ کہئے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ چونکہ مذکورہ بالا فیصلے میں قائم کردہ ، اصول باشندوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کے حوالے سے ہے،لہٰذا اس اصول کا اطلاق اس علاقے پر بھی ہوگا، جسے اتھارٹی نے سندھ مائننگ کسیشن رولز 2002 کے تحت دیا ہے۔ جس پر ابتدائی طور پر کان پرکاروائی جاری ہے، لہٰذا مناسب ہوگا کہ مدعا علیہان نمبر 1اور2کو ہدایت کی جائے کہ وہ معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کے مذکورہ فیصلے سے رہنمائی لے کر ایک پالیسی بنائیں اور اس کے لئے قانونی کاروائی کریں۔ سندھ مائننگ کنسیشن رولز ، 2002کے ذریعے نمٹائے جانے والے اور کنٹرول شدہ معاملات پر بھی نماد حکم کی وصولی کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر معاملے کی پیشرفت کی رپورٹ اس عدالت کو دی جائے۔

11. وفاقی حکومت اور عدالت عظمیٰ کی طرف سے فراہم کردہ رہنماخطوط سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ہم نے مختلف اضلاع میں فنڈز کے استعمال کے حوالے سے مدعا علیہان کے پیش کردہ جوابات اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ، یہ حقیقت ہے کہ ہر ضلع میں MNAS، MPASچئیر مین ضلع کونسل بشمول انرجی اور پٹرول اینڈ گیس کمپنیوں کے نمائندے ممبران اور ڈپٹی کمشنر اس کمیٹی کے سیکٹریٹری ہیں۔ جواب دہند گان کے مطابق وہ وسیع اشاعت کے ساتھ ہر ضلع میں فلاحی کمیٹیوں کے مینڈیٹ کے اندر فنڈز استعمال کر رہےہیں۔ تاہم 2021 کے سماجی بہبود کے فنڈز کے استعمال کے رہنما خطوط کی شق نمبر 2 کے مطابق یہ فراہم کرتا ہے:

2. اس طرح کی اسکیموں کے تعامل کا شعبہ منشیات کے بارے میں آگاہی کھیلوں کے فروغ خصوصی ضروریات اور مختلف معذور بچوں کی بحالی، تعلیمی سہولیات کی بہتری، پینے کے پانی، صحت ، سڑکوں اور مقامی طلباء کے لئے وظائف کی فراہمی کے شعبوں میں ہوگا۔ بڑھتی ہوئی پیداوار کی وجہ سے پیدا ہونے والی اضافی سماجی بہبود کی رقم کا حساب پر ڈی اینڈ پی لیز کے پیداواری حصہ کی بنیادپر کیا جائے گا اور یہ لیز کے علاقے میں اور اس کے اس پاس ہوگی۔

12. جبکہ دستیاب ریکارڈ اس بات کی عکاسی کر رہا ہے کہ زیادہ تر فنڈز ڈرینج سکیموں ، مختلف تعلقوں کے قصبوں اور کچھ دیہاتوں کے لئے کچھ حد تک نئی ڈسپنسریوں میں استعمال کیے گئے۔ تاہم ، منشیات سے متعلق آگاہی ، کھیلوں کے فروغ، خصوصی ضروریات کی بحالی اور معذور افراد کے شعبوں کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ بچے اور یا مقامی طلباء کے لئے وظائف کی فراہمی زور دینے کے لئے انڈر لائننگ فراہم کی گئی ہے۔

12-A. اس عدالت کو یہ بھی بتایا گیا کہ سماعت کے دوران وقتاً فوقتاً جاری کردہ مذکورہ رہنما خطوط کے حوالے سے اور اس عدالت متعلقہ بار ایسوسی ایشنز کے نمائندوں سے پوچھے کی جانب سے گئے استفسار پر کہ آیا انہیں کبھی ان کے ذریعے مطلع کیا گیا تھا۔ متعلقہ کمیٹی کے سیکریٹری /ذینی کمشنر کی طرف سے کوئی نوٹس عوامی سماعت کے اعلان کے بارے میں کسی بھی قسم کے تبصرے یا تحفظات طلب کرنے کے بارے میں ، جو کہ ضلع کے باشندوں کو عام طور پر اور خاص طورپر اسکیم کے براہ راست مستفید ہونے والوں کو ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مندرجہ بالا رہنماخطوط کے مطابق مکمل شدہ شروع کی گئی یا جاری اسکیموں کے بارے میں ہماری مایوسی اور بے اعتنائی کے لئے ضلع گھوٹکی اور ضلع خیر پور کے بار کے نمائندوں نے ہمیں مطلع کیا ہے کہ انہیں کبھی بھی ایسا کوئی اطلاع موصول نہیں ہوا ہے ۔ ان سالوں میں اس طرح کا طرز عمل رہنما خطوط کے ذریعے دئیے گئے منڈیٹ سے تصادم اور مخالف ہے ، لازمی ہدایات کی اس طرح کی کھلم کھلا خلاف ورزی ، ان کمپنیوں کے کام کرنے اور نا کارہ عہدیداروں کی جانب سے عدم فعالیت اور کوتاہی کے بارے میں کھل کر اظہارکرتی ہے ، جو کہ بصورت دیگر سنگین بد انتظامی ہے۔ ان کا حصہ اس عظیم قومی مقصد اور تشویش کے معاملے میں اور اس کے علاوہ یہ بھی جان بوجھ کر نافرمانی اور عدالت عظمیٰ کی ہدایات کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔

محمد ابراہیم تھہیم (ibid)کے ساتھ ساتھ محمد عاصم پنہور جس میں مندرجہ ذیل مشاہدہ اور ہدایت کی گئی ہے۔

10. یہاں یہ ذکر کرتا ہے جانہ ہوگا کہ 27.12.2013کے ویڈآرڈر کو از خود نوٹس کیس نمبر 2013/36052میں منظور کیا گیا جس کی اطلاع **عبدالحکیم کھوسو ، ایڈووکیٹ** ایڈووکیٹ (PLDSC3502014)کی درخواست کے طور پر دی گئی۔ عدالت نے پاکستان میں تیل کی تلاش اور پیداوار (E&P)میں مصروف کمپنیوں سے حاصل کردہ سماجی و بہبود کے فنڈ ز کی تقسیم اور استعمال کے حوالے سے کچھ ہدایات جاری کرنے پر خوشی کا اظہار کیا ، تاکہ ان کے کام کے شعبوں کی ترقی ، بہبود اور بہتری کی طرفتوجہ دی جا سکے۔ لہذٰا صوبہ سندھ کے تمام اضلاع بشمول اضلاع بدین اورمٹیاری کے جواب دہندگان ضلعی انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ فنڈز اپنے متعلقہ اضلاع میں مقیم لوگوں کی بہبود اور بہتری کے لئے استعمال کریں بشمول مرمت سرکاری سکولوں کی عمارتوں کی دیکھ بھال اور بہتری۔

11 . درخواست گزاروں کے لئے سیکھے ہوئے وکیل AAGاور سیکریٹری اسکول ایجوکیشن اینڈ لٹریسی ڈیپارٹمنٹ حکومت سندھ اس بات سے متفق ہیں کہ مذکورہ سیکریٹری کی جانب سے عدالت میں پیش کی گئی تجویز اوپر پیراگراف 5میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے ، حکومت سندھ کو سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کے موجودہ اور مستقبل کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور برقرار رکھنے میں سہولت فراہم کرے گا۔ انہوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ مذکورہ تجویز کے حوالے، ایک حکم اور کوئی دوسرا یا مزید حکم جسے یہ عدالت مناسب اور مناسب سمجھے منظور کیا جائے۔ چنانچہ ان کی رضا مندی سے درج ذیل حکم ہیں:

(A) 25% ضلعی ترقیاتی فنڈ بجٹ بونس پروڈکشن فنڈ اور سوشل ویلفئیر فنڈ، صوبہ سندھ کے ہر ضلع کے حوالے سے حکومت کی طرف سے مختص اور استعمال کیا جائے گا۔ سندھ کے صرف متعلقہ ضلع کے سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے؛

(B) حکومت سندھ اور ضلعی نگرانی کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ مذکورہ فنڈز کا 25%حکومت سندھ کی طرف سے مختص کردہ سالانہ بجٹ کے ساتھ ساتھ دیگر تمام امداد (زبانیں)، گرانٹ فنڈ(ز) یا کسی بھی امداد حکومت سندھ کی ضلعی نگرانی کمیٹی کو اس مقصد کے لئے موصول ہونے والی نوعیت صرف سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کی مرمت اوردیکھ بھال کے لئے استعمال کی جاتی ہے:

(c) حکومت سندھ اور ضلعی نگرانی کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ایسی شہرت اور بے داغ ریکارڈ رکھنے والے صرف ایماندار قابل اعتماد اور قابل افسران کو فنڈز کے انتظام اور کاموں کی نگرانی کا کام سونپا جائے تاکہ فنڈز کا غلط استعمال ، غلط استعمال یا لیپس نہ ہو

(d) حکومت سندھ اور ضلعی نگرانی کمیٹی ہر وقت مذکورہ فنڈز کا مناسب حساب کتاب رکھیں گی۔ حکومت سندھ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ فنڈز اکاؤنٹس کا سہابی بنیادوں پرآڈٹ کیا جائے یعنی مارچ، جون میں چیف سیکریٹری سندھ سیکریٹری تعلیم سندھ اور اکاؤنٹنٹ جنرل سندھ کی مشترکہ نگرانی میں ہر سال ستمبراور د سمبر م منظور کیا جاتا ہے:

محمد عاصم پہنور برخلاف صوبہ سندھ بذریعہ سیکریٹری تعلیم حکومت سندھ کراچی ۲۰۲۰ سی ایل سی ۱۳۶۵ (حیدرآباد نینچ)۔

E. حکومت سندھ اور ضلعی نگران کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ فنڈز کا استعمال اور ان کی تقسیم صوابدید، سیاسی اثر و رسوخ اور یا ذاتی تخمینہ، مفاد یا کسی بھی نوعیت کے فائدہ کی من مانی یا سنسنی خیز استعمال سے بالکل پاک ہو۔ اور،

F. چیف سیکریٹری سندھ اور سیکریٹری تعلیم سندھ کو مشترکہ طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ مندرجہ بالا شرائط کی تعمیل رپورٹ ہر سہ ماہی کے آڈٹ کے پندرہ (15) دنوں کے اندر، یعنی 15 اپریل تک، سہ ماہی بنیادوں پر عدالت میں جمع کرائیں۔ ہر سال جولائی، اکتوبر اور جنوری متعلقہ سہ ماہی کی آڈٹ رپورٹ کے ساتھ تعمیل رپورٹ ان کی طرف سے بیک وقت کراچی میں اس کورٹ کی پرنسپل سیٹ پر MIT-II کے ذریعے اور اضافی رجسٹرار کے ذریعے سرکٹ کورٹ حیدرآباد میں بھی جمع کرائی جائے گی۔

12. دفتر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی کاپی کے ساتھ چیف سیکریٹری سندھ، سیکریٹری تعلیم سندھ اور اکاؤنٹنٹ جنرل سندھ کو تعمیل کے لیے نوٹس جاری کرے۔ 13. 10.12.2019 کو ہماری طرف سے اعلان کردہ مختصر حکم کی وجوہات اوپر درج شدہ ہیں، جس کے تحت فریقین کی رضامندی سے ان دونوں درخواستوں کی اجازت دی گئی تھی۔

اسی طرح، یہ عدالت غلام حسین[5] کے کیس میں، جس میں مقامی لوگوں کی ملازمت سے متعلق تنازعہ PCA معاہدوں کو نافذ کرنے کی ہدایت کے ساتھ، مورخہ 24.09.2019 کے حکم کے ذریعے اور مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا گیا؛

7. سب سے پہلے، فوری درخواست کی برقراری کے سوال کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے معاملات میں جہاں بنیادی حقوق کے نفاذ کے حوالے سے عوامی اہمیت کا سوال شامل ہو، یہ عدالت آرٹیکل 199 میں بیان کردہ نوعیت کی ہدایت کے ساتھ مناسب حکم جاری کر سکتی ہے۔ موجودہ کیس اس علاقے میں رہنے والے لوگوں کی فلاح و بہبود کے مسئلے سے متعلق ہے جہاں جواب دہندہ -ENI -کمپنی تیل کی تلاش کا کام کرتی ہے۔ عرضی گزار ضلع جامشورو میں گیس فیلڈ کے علاقے کے باشندے ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ درخواست گزاران کے مطابق، جواب دہندہ -ENI قانون اور اس پٹرولیم رعایتی معاہدے کی شرائط و ضوابط کی خلاف ورزی کر رہا ہے، جو انہوں نے حکومت پاکستان کے ساتھ کیا، جس کے تحت وہ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے، مقامی لوگوں کو ملازمتیں اور گیس کی سہولت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ علاقے کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی، جیسے سڑکیں، اسکول، اسپتال اور مقامی لوگوں کی بہتری کا پابند ہے۔ مذکورہ حقوق کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر اور ان کے تحفظ کے لیے، آئین اپنے آرٹیکل 199(1)(c) کے ذریعے ایک مخصوص اور ایک خاص طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس کے تحت آرٹیکل 199 (1) (a) اور (b) کے تحت ہائی کورٹس کے اختیارات میں ایک غیر معمولی طاقت عطا کی گئی ہے "کسی بھی شخص وغیرہ کو ہدایت دینے کا حکم دینے کے لیے، جیسا کہ حصہ II کے باب I میں درج بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے مناسب ہو۔" اور جیسا کہ آئین کا آرٹیکل 199(2)، باب I اور II کے ذریعے عطا کردہ کسی بھی بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہائی کورٹ جانے کے حق کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ قانون کی مذکورہ بالا بحث شدہ تجویز کی روشنی میں، فوری درخواست قابل سماعت ہے اور اس کی سماعت اور میرٹ پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

8. بادی النظر میں، موجودہ معاملہ عوامی اہمیت کا ہے اور اس کا براہ راست تعلق گیس فیلڈ ایریا کے لوگوں کے بنیادی حقوق سے ہے، خاص طور پر جن کی ضمانت آئین کے آرٹیکل 9 اور 14 میں دی گئی ہے۔ سماجی بہبود، روزگار، تربیت، پیداواری بونس، اور رائلٹی کے سربراہوں کے تحت پابند سماجی بہبود کی ذمہ داریاں یکے بعد دیگرے پٹرولیم پالیسیوں کے تحت پیدا ہوئیں، فی الحال پیٹرولیم پالیسی 2012 میدان میں ہے۔

9. ہم نے دیکھا ہے کہ متعلقہ وفاقی وزارت/جواب دہندہ نمبر 1 نے سماجی بہبود کے فنڈز کے استعمال کے لیے الگ ہدایات جاری کی ہیں اور حکومت سندھ نے ان ہدایات کو اپنایا ہے۔ معزز سپریم کورٹ نے مورخہ 28.10.2013 (سپرا) کے فیصلے کے پیراگراف 19، 20 اور 21 میں متعلقہ ضلع اور تحصیل/تعلقہ کے مذکورہ مسائل کو حل کیا ہے اور معزز سپریم کورٹ کی

ہدایات پر عمل درآمد جاری ہے اور جواب دہندگان اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ مذکورہ بالا کے تحت، ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا مذکورہ معاملے میں معزز سپریم کورٹ کی ہدایات پر من و عن عمل ہوا ہے یا نہیں۔

12-B موجودہ کارروائی سے پیدا ہونے والا ایک اور اہم پہلو موسمیاتی تبدیلی اور صنعتی کاموں کے اثرات اور ایسے اداروں پر پابندیاں ہیں۔ تیل اور گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیوں کے ذریعہ تلاشی کی سرگرمیوں کے نتیجے میں اہم ماحولیاتی اثرات ہوسکتے ہیں، جیسے کہ رہائش گاہ کی تباہی۔ تلاش کی سرگرمیوں میں اکثر زمین صاف کرنا، رسائی سڑکیں بنانا، اور کنوئیں کھودنا شامل ہوتا ہے، جس سے مختلف انواع کے رہائش گاہیں تباہ ہوتی ہیں۔ یہ ماحولیاتی نظام میں خلل ڈال سکتا ہے اور کمزور پودوں اور جانوروں کی بقا کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔

12-C دریافت کی سرگرمیوں میں کیمیکلز کا استعمال اور گندے پانی کا اخراج شامل ہو سکتا ہے، جو قریبی پانی کے ذرائع کو آلودہ کر سکتا ہے اور اس عدالت کو موصول ہونے والی رپورٹوں کے مطابق، دریائے سندھ سے متعلق کسی اور کیس کی سماعت کے دوران اور خطرناک صنعتی پانی سے متعلق کچرے کو بغیر کسی ٹریٹمنٹ کے براہ راست دریائے سندھ میں ڈالا جا رہا ہے۔ مزید برآں، ڈرلنگ یا نقل و حمل کے دوران پھیلنے یا لیک ہونے سے تیل یا خطرناک مادے بھی آبی ذخائر میں خارج ہو سکتے ہیں، جس سے آبی حیات کو نقصان پہنچتا ہے اور پانی کے معیار پر اثر پڑتا ہے، یہ دریافتی سرگرمیاں آلودگیوں کو خارج کرتی ہیں جیسے میتھین، ایک طاقتور گرین ہاؤس گیس، اور غیر مستحکم نامیاتی مرکبات (VOCs)) فضا میں۔ یہ اخراج فضائی آلودگی میں حصہ ڈالتے ہیں، جو انسانی صحت پر منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں اور موسمیاتی تبدیلیوں میں حصہ ڈالتے ہیں۔ دریافت کی سرگرمیوں سے حیاتیاتی ایندھن کو نکالنا اور جلانا گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس میں بنیادی طور پر کاربن ڈائی آکسائیڈ شامل ہے۔ یہ صنعتی اخراج آب و ہوا کی تبدیلی کے اہم محرک ہیں اور گلوبل وارمنگ میں حصہ ڈالتے ہیں، جس سے ماحولیاتی اثرات جیسے سمندر کی سطح میں اضافہ، موسم کے بدلے ہوئے نمونے، اور ماحولیاتی نظام میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ تیل اور گیس کی نقل و حمل سے متعلق دریافت کی سرگرمیاں تیل کے رسائو اور حادثات کا سبب بن سکتی ہیں جس سے سمندری زندگی، ساحلی ماحولیاتی نظام، اور متاثرہ علاقوں پر منحصر کمیونٹیز کے ذریعہ معاش پر تباہ کن اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا، یہ تیل اور گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیوں کے لئے ضروری ہے کہ ماحولیاتی طور پر ذمہ دارانہ طریقوں کو ترجیح دیں، پائیدار ٹیکنالوجیز کو اپنائیں، اور محتاط منصوبہ بندی، نگرانی، اور ریگولیٹری معیارات کی پابندی کے ذریعے ممکنہ اثرات کو کم کرنے کے لیے کوشش کریں۔ مزید برآں، صاف ستھرے اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع کی طرف منتقلی سے توانائی کی پیداوار کے مجموعی ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

12-D یہ کہ، موجودہ صنعتی اداروں کے ماحولیاتی اثرات کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اس طرح کے اہم پہلو کو انتہائی احتیاط اور مستند طریقے سے عدالت عظمیٰ نے ایک حالیہ رپورٹ کردہ فیصلے میں، "D.G. خان سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ کا 6 کیس اور پیراگراف 15، 16، 17، 18 اور 19 اس تناظر میں اہم ہیں، انہیں رہنمائی کے حصول کے لیے دوبارہ پیش کیا گیا ہے اور متعلقہ سرکاری محکموں اور تیل و گیس کی دریافت سے ان پر سختی سے من و عن عمل کرنے کی توقع کی جاتی ہے، جو مندرجہ ذیل رہنمائی فراہم کرتا ہے؛

"15۔ درخواست گزار کے وکیل کی طرف سے یہ پرزور دلیل دی گئی کہ درخواست گزار کمپنی نے ایک نیا "زیرو واٹر" ٹیکنالوجی والا سیمنٹ پلانٹ لگا کر موجودہ سیمنٹ پلانٹ کو توسیع دینے کی تجویز دی ہے۔ تاہم، اس دعوے کو قائم کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں لایا گیا کہ سیمنٹ پلانٹ کی نئی ٹیکنالوجی 'زیرو واٹر' ہے یا یہ حقیقت بھی کہ درخواست گزار فی الحال پانی کے استعمال کے بغیر سیمنٹ بنا رہا ہے۔ یہاں تک کہ درخواست گزار کے کنسلٹنٹس نے بھی یہ نہیں بتایا کہ سیمنٹ پلانٹ بغیر پانی کے چلائے جا سکتے ہیں۔ اس کے برعکس، درخواست گزار کے موقف کے مطابق اور ڈی جی، ای پی اے، پنجاب کی طرف سے تصدیق کی گئی، درخواست گزار اس وقت سیمنٹ پلانٹ میں استعمال کے لیے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے چھ برساتی پانی ذخیرہ کرنے والے تالاب اور دو پانی کے ٹینک استعمال کر رہا ہے۔ ذخیرہ کرنے کے ٹینک اور تالاب بنانے کا یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ سیمنٹ پلانٹ کو چلانے کے لیے پانی ضروری ہے، نہیں۔

یہ بتانے کے لیے کہ تالابوں اور ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں کی ترقی پانی کے ریچارج اور دوبارہ بھرنے کی شرح کو مزید محدود کرتی ہے جو کہ مقامی رہائش گاہ کو برقرار رکھنے کے لیے ہے جس میں فطرت، آبادی، زرعی زراعت اور کٹاس راج مندر کے تالاب کے لیے پانی کی فراہمی کی سطح کو بحال کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایسے تالابوں اور ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں (پانی کے انتظام کے منصوبے) کی تعمیر کے لیے ابتدائی ماحولیاتی امتحان (IEE)/ماحولیاتی اثرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ تشخیص (EIA)، جو بظاہر نہیں کیا گیا ہے، منفی علاقے میں ان تالابوں اور ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں کی قانونی پائیداری پر شکوک پیدا کرتا ہے۔ درخواست گزار کمپنی کی جانب سے پانی کے متبادل ذرائع کا سہارا واضح طور پر ثابت کرتا ہے کہ سیمنٹ پلانٹ چلانے کے لیے پانی کا استعمال ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ مزید برآں، درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ نوٹیفکیشن کے اجراء سے قبل اسے سماعت کا موقع نہیں دیا گیا۔ تاہم، ہم دیکھتے ہیں کہ کنسلٹنٹس نے سیمنٹ کمپنیوں کے ساتھ اسٹیک ہولڈرز کی مشاورتی میٹنگ کا اہتمام کیا تھا۔ عرضی گزار کے تین عہدیداروں نے مذکورہ میٹنگ میں شرکت کی اور ان کے نام اور دستخط رپورٹ میں نظر آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہمیں چونا پتھر، مٹی اور دیگر معدنیات سے ہٹ کر زمین کے پھیلے ہوئے حصے کی قدر کی تعریف کرنے کی ضرورت ہے، جسے سالٹ رینج کہا جاتا ہے، جس کی دلکشی نے پرانے زمانے سے زائرین، مسافروں اور شہنشاہوں کو مسحور کر رکھا ہے۔ حیاتیاتی تنوع اور تاریخی اور سماجی ثقافتی ورثے سے مالا مال یہ خوبصورت خطہ لازوال عظمت کا قومی اثاثہ ہے۔

احتیاطی اصول، Dubio Pro Natura ماحولیاتی قانونی شخصیت میں

16. حکومت اور اس کے کنسلٹنٹس کی مختلف تکنیکی رپورٹس کے ذریعے ہمارے سامنے لائے گئے کیس کے حقائق (اوپر کا حوالہ دیا گیا) ظاہر کرتے ہیں کہ نیگیٹو ایریا میں ماحولیات کو سنگین خطرات لاحق ہیں، خاص طور پر زیر زمین پانی کے آبی ذخائر کو جنہیں پہلے ری چارج کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے کہ علاقے میں کوئی پائیدار ترقی ہو سکے۔ دوسرے لفظوں میں منفی علاقے کا مطلب ہے ماحولیاتی لحاظ سے ایک نازک علاقہ، جو ایک کمزور قدرتی رہائش گاہ ہے اور اسے دیکھ بھال اور تحفظ کی ضرورت ہے، جب تک کہ یہ ٹھیک نہ ہو جائے، اگر بالکل بھی ہو۔ منفی علاقے میں موجودہ سیمنٹ پلانٹ کی توسیع بین الاقوامی ماحولیاتی قانون کے اچھی طرح سے قائم کردہ اصول کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے جسے احتیاطی اصول کہا جاتا ہے، جو ریو اعلامیہ 1992 کے اصول 10 میں ظاہر ہوتا ہے۔ اصول فراہم کرتا ہے؛ "جہاں سنگین یا ناقابل واپسی نقصان کے خطرات ہیں، مکمل سائنسی یقین کی کمی کو روکنے کے لیے لاگت سے موثر اقدامات کو ملتوی کرنے کی وجہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا۔ ماحولیاتی انحطاط" ماحولیاتی اصول کے قانون (2016) پر IUCN عالمی اعلامیہ کے اصول 5 کے طور پر اعلان کردہ ایک اور ابھرتا ہوا ماحولیاتی اصول dubio pro natura میں ہے یعنی "شک کی صورت میں، عدالتوں، انتظامی ایجنسیوں اور دیگر فیصلہ سازوں کے سامنے تمام معاملات کو حل کیا جائے گا۔ ایک طرح سے سب سے زیادہ ممکنہ طور پر ماحول کے تحفظ اور تحفظ کے حق میں، ان متبادلوں کو ترجیح دی جائے جو ماحول کے لیے کم سے کم نقصان دہ ہوں۔ جب ماحول پر ان کے ممکنہ منفی اثرات اس سے حاصل ہونے والے فوائد کے سلسلے میں غیر متناسب یا ضرورت سے زیادہ ہوں تو کارروائیاں نہیں کی جائیں گی۔" کیس کے حقائق میں، صوبائی حکومت احتیاطی رویہ اپنانے اور ان ڈوبیو پرو نیچرا کے اصول کے مطابق عمل کرنے کی پابند تھی، جب تک کہ صنعتی مقاصد کے لیے زیر زمین پانی کے وسائل کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لیے ایک تفصیلی ہائیڈرو جیولوجیکل مطالعہ کیا جائے۔ منصوبے کے علاقے میں کیا جاتا ہے. یہ نقطہ نظر بھی آئینی طور پر عدالتوں کے مطابق ہے۔ عوام کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا ہے اور اس معاملے میں زندگی کا حق، پائیداری اور پراجیکٹ کے آس پاس موجود کمیونٹی کا وقار اس وقت تک سب سے اہم ہے جب تک کہ حکومت کا خیال ہے کہ اس منصوبے کے کوئی منفی ماحولیاتی اثرات نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ، ماحول کو اپنے حق میں محفوظ کرنے کی ضرورت ہے. فطرت کے تحفظ کے لیے انسانی حقوق پر مبنی نظام سے زیادہ کچھ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ شخصیت کے عناصر کو اب پوری دنیا میں مقننہ اور عدالتوں نے فطرت سے منسوب کر دیا ہے۔ فطرت اور اس کی اشیاء کے تحفظ اور تحفظ کے لیے ماحولیات کی شخصیت کا نقطہ نظر ماحولیاتی قانون کے تازہ ترین ارتقاء میں سے ایک ہے۔ انسان اور اس کا ماحول دونوں کی بہتری کے لیے ہر ایک کو سمجھوتہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس پرامن بقائے باہمی کا تقاضا ہے کہ قانون اس کا علاج کرے۔ قانونی حقوق کے حاملین کے طور پر ماحولیاتی اشیاء۔

17. ہماری قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی کے مطابق، 2012 کے آبی وسائل آب و ہوا سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متوقع موسمیاتی تبدیلی پاکستان کے آبی وسائل پر اتنے سنگین اثرات مرتب کرتی ہے۔ پاکستان میں میٹھے پانی کے وسائل برف اور گلیشیئر پگھلنے اور مون سون کی بارشوں پر مبنی ہیں، دونوں ہی موسمیاتی تبدیلیوں کے لیے انتہائی حساس ہیں۔ یہ آبادی میں اضافے اور بڑھتی ہوئی اقتصادی سرگرمیوں کی وجہ سے طلب میں اضافے کا سامنا کرنے والے پانی کے دباؤ والے ملک کی پہلے سے مشکل صورتحال کو مزید بڑھا دے گا۔ آبی وسائل پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے اور آبی تحفظ کو بڑھانے کے لیے حکومت پاکستان نے انٹیگریٹڈ واٹر ریسورس مینجمنٹ کی تجویز پیش کی ہے تاکہ ریگولیٹری فریم ورک، واٹر لائسنسنگ، سلو ایکشن ڈیم، مصنوعی ریچارج خاص طور پر خطرے سے دوچار آبی ذخائر کے لیے، مربوط آبی وسائل کو اپنایا جائے۔ انتظامی تصورات، اور ضرورت سے زیادہ پمپنگ سے گریز کرتے ہوئے زمینی پانی کے معقول استحصال کو یقینی بنانا۔ زراعت انسانی بقا کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور ممکنہ طور پر وہ انسانی ادارہ ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ ہائیڈروولوجیکل سائیکل بھی اسی طرح گلوبل وارمنگ سے متاثر ہونے کا امکان ہے، جس سے زراعت اور مویشیوں کے شعبوں کو، خاص طور پر بارشوں پر مشتمل علاقوں میں، موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ ورلڈ واٹر فورم نے، آبی انصاف کا تصور پیش کرتے ہوئے، اعلان کیا کہ ریاست کو تمام آبی وسائل پر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور موجودہ اور آنے والی نسلوں اور زمینی برادری کے فائدے کے لیے، ان کے متعلقہ ماحولیاتی افعال کے ساتھ مل کر ان کی حفاظت کرنی چاہیے۔ زمین اور پانی اور آبی وسائل کے ماحولیاتی افعال کے درمیان قریبی باہمی ربط کی وجہ سے، پانی کے وسائل یا زمین کو استعمال کرنے کا حق یا دلچسپی رکھنے والے کسی بھی فرد کا فرض ہے کہ وہ آبی وسائل اور اس سے متعلقہ ماحولیاتی افعال اور سالمیت کو برقرار رکھے۔ ماحولیاتی نظام پانی سے متعلق تنازعات کے حل میں احتیاطی اصول کا اطلاق کیا جائے۔ پانی، انسانی صحت یا ماحولیات کو سنگین یا ناقابل واپسی نقصان کے خطرات کی موجودگی یا اس کی حد کے بارے میں سائنسی غیر یقینی صورتحال یا پیچیدگی کے باوجود، ججوں کو بہترین دستیاب سائنسی شواہد کے حوالے سے ضروری حفاظتی اقدامات کو برقرار رکھنے یا کرنے کا حکم دینا چاہیے۔ dubio pro natura کے اصول سے مطابقت رکھتے ہوئے، غیر یقینی صورتحال کی صورت میں، پانی اور ماحولیاتی تنازعات کو عدالتوں کے سامنے حل کیا جانا چاہیے، اور قابل اطلاق قوانین کی تشریح کی گئی ہے، جس سے پانی کے وسائل اور متعلقہ ماحولیاتی نظام کی حفاظت اور تحفظ کا زیادہ امکان ہے۔ پانی اور پانی سے متعلق مقدمات کا فیصلہ کرتے ہوئے، ججوں کو ضروری اور لازم و ملزوم تعلق کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ پانی کا ماحول اور زمین کے استعمال سے تعلق ہے، اور ان مقدمات کو الگ تھلگ یا صرف پانی سے متعلق ایک شعبہ جاتی معاملہ کے طور پر فیصلہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ پانی کا انصاف اس بات کی تعریف کا متقاضی ہے کہ پانی کے بحران کا کوئی آسان، سادہ یا واحد حل نہیں ہے، اور یہ کہ پانی کے مسائل کو صرف تکنیکی حل کے ذریعے حل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے لیے وسیع تر تسلیم کی ضرورت ہے کہ یہ بیک وقت ماحولیاتی، سیاسی اور سماجی مسائل ہیں۔

18. منفی علاقے کی نزاکت کو بھی موسمیاتی تبدیلی کے وسیع تناظر میں پرکھنے کی ضرورت ہے۔ ابتدائی طور پر جو ماحولیاتی مسائل ہماری عدالتوں میں لائے گئے وہ مقامی جغرافیائی مسائل تھے، چاہے وہ فضائی آلودگی ہو، شہری منصوبہ بندی، پانی کی کمی، جنگلات کی کٹائی یا صوتی آلودگی۔ لیکن اب موسمیاتی تبدیلی ان مسائل پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ پاکستان کے لیے موسمیاتی تبدیلی کے سنگین خطرات میں سے ایک بڑھتا ہوا درجہ حرارت ہے جس کے نتیجے میں گرمی اور پانی کے دباؤ والے حالات میں اضافہ ہوتا ہے، خاص طور پر بنجر اور نیم خشک علاقوں میں، جس کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے۔ خاص طور پر، سالٹ رینج میں پانی کی کمی کی وجہ سے خشک آب و ہوا ہے۔ ہماری قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی، 2012 کے مطابق پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے، سب سے زیادہ فوری اور ضروری کام خود کو موسمیاتی تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے تیار کرنا ہے۔ ملک ماحولیاتی انحطاط کے بہت بڑے سماجی اقتصادی اخراجات برداشت کر رہا ہے، یہ عالمی سطح پر گزشتہ 20 سالوں میں موسمیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے دس ممالک میں شامل ہے اور اس نے فی یونٹ جی ڈی پی میں 0.53 فیصد کمی کی ہے، 3792.52 ملین امریکی ڈالر کا معاشی نقصان اٹھایا ہے اور 152 کا مشاہدہ کیا ہے۔ 1999 سے 2018 تک کے موسم کے شدید واقعات۔ صرف مناسب موافقت کے اقدامات وضع کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے سے ہی ملک کے لیے پانی، خوراک اور

توانائی کی حفاظت کو یقینی بنانا ممکن ہو گا۔ پالیسی کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کو معیشت کے معاشی اور سماجی طور پر کمزور شعبوں میں مرکزی دھارے میں لایا جائے اور پاکستان کو موسمیاتی لچکدار ترقی کی طرف لے جائے۔ نوٹیفکیشن، کیس کے موجودہ حقائق میں، موسمیاتی لچکدار اقدام ہے اور قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی اور آئین کے مطابق ہے۔

19. موسمیاتی تبدیلی کی ایک اور اہم جہت بین نسلی انصاف اور موسمیاتی جمہوریت کی ضرورت ہے۔ المیہ یہ ہے کہ کل کی نسلیں اپنی وراثت کی اس لوٹ مار کو چیلنج کرنے کے لیے یہاں موجود نہیں ہیں۔ آنے والی نسلوں کی بڑی خاموش اکثریت بے اختیار ہو چکی ہے اور اسے آواز کی ضرورت ہے۔ اس عدالت کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اس کے فیصلے اس ملک کی آنے والی نسلوں کے حقوق کا بھی تعین کرتے ہیں۔ اپنے آپ سے سوال کرنا ضروری ہے۔ آنے والی نسلیں ہمیں کیسے پیچھے دیکھے گی اور ہم ان کے لیے کیا میراث چھوڑیں گے؟ یہ عدالت اور دنیا بھر کی عدالتوں کا ہماری نسل اور آنے والی نسلوں پر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو کم کرنے میں کردار ادا کرنا ہے۔ اپنے قلم اور فقہی فتوے کے ذریعے، ہمیں ہر وقت موسمیاتی انصاف کو برقرار رکھتے ہوئے، اپنی آنے والی نسلوں کو موسمیاتی تبدیلی کے قہر سے نجات دلانے کی ضرورت ہے۔ جمہوریت، دنیا میں کہیں بھی قانون کی حکمرانی پر قائم ہے، جس کا کافی مطلب ہے قانون کی حکمرانی کی بجائے حقوق پر مبنی حکمرانی؛ جو اخلاقیات، انصاف اور انسانی حقوق کی بنیادی اقدار کی ضمانت دیتا ہے، ان اور معاشرے کی دیگر ضروریات کے درمیان مناسب توازن کے ساتھ۔ آب و ہوا کی تبدیلی کے بعد، جمہوریتوں کو نئے سرے سے ڈیزائن کرنا ہو گا اور آب و ہوا میں مزید لچکدار بننے کے لیے تنظیم نو کرنا ہو گی اور قانون کی حکمرانی کے بنیادی اصول کو موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی فوری ضرورت کو تسلیم کرنا ہو گا۔ دنیا اور ہماری آنے والی نسلوں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے ہاتھوں نوآبادیات بننے سے بچانے کے لیے مضبوط جمہوریتوں کو موسمیاتی جمہوریتوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے آئین اور اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے آئین کے تحت دیے گئے بنیادی حقوق کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو ہمارے آئین کے تحت جمہوریت کی بنیادی آئینی قدر اثر انداز میں آب و ہوا کی جمہوریت ہے۔ جینین بینیئس تجویز کرتی ہیں کہ ہم فطرت کے 3.8 بلین سال کے ارتقاء سے سیکھتے ہیں۔ یہ کیسے ہے کہ دوسری نسلوں نے 10,000 نسلوں یا اس سے زیادہ تک زندہ رہنا اور ترقی کی منازل طے کرنا سیکھ لیا ہے؟ ٹھیک ہے، یہ اس جگہ کی دیکھ بھال کرنے سے ہے جو ان کی اولاد کی دیکھ بھال کرے گا، اس ماحولیاتی نظام کے اندر رہ کر جس میں وہ سرایت کر رہے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ گھونسلا کو خراب نہ کرنا۔ ہمیں سیاروں کے گھر کی بحالی اور مرمت اور دیکھ بھال کرنی چاہیے جو ہماری اولاد کی دیکھ بھال کرے گی۔ اپنے بچوں، اور ہمارے بچوں کے بچوں، اور آنے والے تمام لوگوں کے لیے، ہمیں اپنے دریاؤں اور پہاڑوں سے پیار کرنا چاہیے اور فطرت کے طویل اور زندگی بخش چکروں سے دوبارہ جڑنا چاہیے۔ ہمارے نزدیک ماحولیاتی تحفظ اور ترقی کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے کیونکہ ہمارا جواب پائیدار ترقی ہو گا۔ پائیدار ترقی کا مطلب ہے وہ ترقی جو آنے والی نسلوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت پر سمجھوتہ کیے بغیر موجودہ نسل کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور یہ سماجی اور معاشی انصاف کی ہماری آئینی اقدار کے مطابق ہے۔

12-D موسمیاتی تبدیلیوں اور لوگوں کے بنیادی حقوق پر اس کے اثرات کے بارے میں یہی سمجھ ایک بار پھر دہرائی گئی ہے اور سپریم کورٹ کے ایک حالیہ فیصلے میں، "راجہ ظہور احمد کے مقدمے میں، پیراگراف نمبر 8 سے 12 میں بیان کی گئی ہے، بھی دوبارہ پیدا کر رہے ہیں؛

8. پاکستان سب سے زیادہ کمزور ممالک میں آتا ہے اور موسمیاتی تبدیلیوں سے شدید متاثر ہے، حالانکہ اس کا گرین ہاؤس گیسوں (GHGs) میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی 2012 نے اس وجودی خطرے کی سنگینی کو اجاگر کیا۔ موسمیاتی لچکدار ترقی اور موافقت9 اس پالیسی دستاویز کا مرکز تھا حالانکہ عالمی برادری کے ایک ذمہ دار رکن کے طور پر تخفیف کی کوششوں کو بھی اہمیت دی گئی تھی۔ تاہم، پیرس موسمیاتی معاہدے 2015 کے بعد، پاکستان نے اپنی موسمیاتی پالیسی کو اپ ڈیٹ کیا ہے اور قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی 2021 کی توجہ فطرت پر مبنی حل پر زیادہ زور دینے کے ساتھ موافقت اور تخفیف پر یکساں طور پر رکھی گئی ہے۔ اس طرح کے حل میں سبزیوں کے احاطہ میں توسیع، ساحلی وسائل کا انتظام، اور مینگروو اور قدرتی چٹان کے ماحولیاتی نظام کا تحفظ شامل ہے۔ انفراسٹرکچر پر مبنی حل میں موسمیاتی تحفظ کے بنیادی ڈھانچے پر مشتمل

ہے، بشمول طوفان کی نکاسی کے نظام، پانی کی فراہمی اور ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ساتھ ساتھ توانائی یا ٹھوس فضلہ کے انتظام کی سہولیات کا تحفظ یا منتقلی۔ کچھ ساحلی شہروں کو سطح سمندر میں اضافے سے متعلق بنیادی ڈھانچے کی ترقی، تحفظ اور/یا نقل مکانی کے لیے بھی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

9. آب و ہوا کی تبدیلی پر ہمارا قومی ردعمل، دوسری باتوں کے ساتھ، مسلسل اختراعی اور سمارٹ "موافقت" کی حکمت عملیوں کو تیار کرنا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کی ہماری موافقت کی حکمت عملی کا تقاضا ہے کہ پاکستان اور اس کے عوامی ادارے موسمیاتی لچکدار پالیسیاں بنائیں اور اپنے فیصلوں کو پائیداری پر رکھیں۔ ہمارا بنیادی ڈھانچہ اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ وہ موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کر سکے، جیسے کہ شدید بارشیں، سیلاب، زلزلے اور دیگر انتہائی موسم۔ موسمیاتی تبدیلی کی بدصورت علامات پر آنکھیں بند کرنا ہمیں ایک ایسی دنیا میں لے جائے گا جو شاید بنیادی انسانی اقدار کو برقرار رکھنے کے قابل نہ ہو۔ یہ ہماری بنیادی جسمانی اور بڑی سماجی ضروریات کو متاثر کر سکتا ہے جس میں توانائی، پانی اور خوراک کے ساتھ ساتھ رہائش، سفر اور مواصلاتی صلاحیتوں کا استعمال اور استعمال شامل ہے۔ یہ شک ہے کہ ہمارے ابتدائی ٹاؤن پلانرز آب و ہوا کے تحفظات کے تحت کارفرما تھے۔ تاہم، آب و ہوا کو، آب و ہوا کی تبدیلی کے تناظر میں، شہری منصوبہ بندی اور ڈیزائن کا ایک بنیادی عامل بنانا چاہیے۔ لوگوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے اور آنے والی نسلوں کی زندگی کے مواقع کو بڑھانے کے لیے تمام سائز کے شہروں میں موسمیاتی لچکدار ترقی بہت اہم ہے۔ موسمیاتی عنصر کو مدنظر رکھے بغیر شہری اسکیم میں ماسٹر پلان میں کوئی بھی تبدیلی نقصان دہ ہوگی۔

10. "شہر کا حق" کا تصور شہر کے متبادل تصورات کو بیان کرنے اور شہری مساوات اور سماجی انصاف سے متعلق مسائل پر بہت سے مطالبات کرنے کے لیے ایک عام فریم ورک بن گیا ہے۔ اس کا استعمال شہری حکمرانی، منصوبہ بندی اور بجٹ سازی کو مزید شراکت دار اور جامع بنانے کے لیے بھی کیا گیا ہے۔ شہر کا حق تمام تسلیم شدہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہے۔ اور اس کا تصور ایک اٹوٹ نقطہ نظر پر مبنی ہے، جس میں بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں میں درج شہری، سیاسی، اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور ماحولیاتی حقوق شامل ہیں۔

11. شہروں پر موسمیاتی تبدیلی کا اثر، اس کے باشندوں اور ان کے بنیادی بنیادی حقوق زندگی، وقار اور جائیداد کو متاثر کرتا ہے جس کی ضمانت اسلامی جمہوریہ پاکستان، 1973 کے آئین کے آرٹیکل 9، 14، 18 اور 23 کے تحت دی گئی ہے۔ شہری زندگی میں، موسمیاتی تبدیلی کسی شخص کے معیار زندگی کو خراب کر سکتی ہے، اس کے وقار کو مجروح کر سکتی ہے اور اسے اس کی جائیداد یا اس کی جائیداد سے مکمل لطف اندوز ہونے کے حق سے محروم کر سکتی ہے۔ شہری ترقی کے حکام کے پالیسی فیصلوں میں موافقت، آب و ہوا کی لچک 15 اور پائیداری کو شامل کرنا، لوگوں کے بنیادی حقوق کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ضروری ہے اور اس لیے یہ پاکستان کے لوگوں کے بنیادی انسانی حقوق کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کے سنگین وجودی خطرے کے پیش نظر، موافقت، آب و ہوا کی لچک اور پائیداری ایک آئینی ضرورت اور ایک اہم آئینی ذمہ داری کا کردار ادا کرتی ہے۔

12. ہمارے شہری ترقیاتی حکام کو اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ان کے شہری ترقیاتی منصوبے موافقت، موسمیاتی لچک اور پائیداری پر غور کریں اور اس کی حمایت کریں۔ ماسٹر پلان یا اسکیم میں ترمیم یا ترمیم کی تجویز پیش کرنے سے پہلے یا کوئی نیا ترقیاتی منصوبہ یا اسکیم تجویز کرنے سے پہلے شہری ترقیاتی حکام کو موسمیاتی تبدیلی کے زاویے پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ رہائشی محلوں کو تجارتی زون میں تبدیل کرنے سے انسانی اور گاڑیوں کی آمدورفت اور سرگرمی میں اضافے کی وجہ سے منفی ماحولیاتی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے، اور بڑھتے ہوئے تھرمل ماحول کو کنٹرول کرنے کے لیے مناسب تحقیقات، پیشگی سوچ اور تدارک کے اقدامات کے بغیر اس کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہمارے شہری منصوبہ ساز موسمیاتی تبدیلی، فضائی آلودگی اور حیاتیاتی تنوع کے نقصانات کے ٹرپل سیاروں کے بحرانوں سے نمٹنے کے لیے اپنے ترقیاتی نقطہ نظر میں موسمیاتی عنصر کو ترجیح دیں۔ سی ڈی اے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ اپنے منصوبوں، پالیسیوں اور فیصلوں میں موافقت، آب و ہوا کی لچک اور پائیداری کو

یقینی بنائے تاکہ اسلام آباد کے رہائشیوں، بالخصوص اور پاکستان کے لوگوں کے زندگی، وقار اور املاک کے آئینی حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔ "

12-F اسی طرح، موجودہ درخواستوں سے پیدا ہونے والے مسائل، جن کو سپریم کورٹ کی طرف سے فراہم کردہ رہنما خطوط کے پیش نظر، عبدالحکیم کھوسو، ibid، آگے بڑھانے اور اسلامی جمہوریہ کے آئین میں فراہم کردہ بنیادی مقاصد کے حصول میں مدد کے لیے حل کیا گیا ہے۔ پاکستان، 1973، جو اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہے۔ جیسا کہ آرٹیکل 158 میں اس علاقے کے مقامی باشندوں کو فراہم کرنے کے لیے ضروری آئینی تقاضے پر زور دیا گیا ہے جہاں سے تیل اور گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیاں قدرتی گیس، یا تیل نکال رہی ہیں اور ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے اسے آسانی سے سمجھنے کے لیے دوبارہ پیش کیا جائے، جیسا کہ غور کیا گیا ہے۔ اس میں، حسب ذیل:-

آرٹیکل 158:- قدرتی گیس کی ضروریات کی ترجیح؛ جس صوبے میں قدرتی گیس کا کنواں واقع ہے اسے پاکستان کے دوسرے حصوں پر ترجیح حاصل ہوگی، اس کنویں کی ضروریات کو پورا کرنے میں، وعدوں اور ذمہ داریوں کے ساتھ، شروع ہونے والے دن سے۔"

12-G مذکورہ تحریر کے عام مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسے گہری تشریح یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک غیر مبہم آئینی شق ہے، جو واضح طور پر اس بات کا پابند بناتی ہے کہ قدرتی گیس کی دریافت کے معاملے میں، معدنیات اور تیل کے مقابلے میں، جس صوبے میں کنواں واقع ہے اسے پاکستان کے دوسرے حصوں پر ترجیح دی جائے گی کہ وہ اس مخصوص صوبے میں واقع کنویں کی ضرورت کو پورا کرے۔ اس کے باوجود، یہاں یہ نوٹ کرنا انتہائی افسوسناک ہے کہ ریاست قدرتی وسائل کی آبادی کے درمیان منصفانہ تقسیم کے سلسلے میں مذکورہ بالا لازمی آئینی شق کی تعمیل کرنے میں بھی بری طرح ناکام رہی ہے۔ اگرچہ یہ آرٹیکل قطعی حق نہیں دیتا، کیونکہ یہ بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ، سندھ سمیت صوبے، جو گیس کی پیداوار میں سب سے زیادہ حصہ ڈالتے ہیں۔ زندگی کی ایسی بنیادی ضرورت (قدرتی گیس) فراہمی سے محروم ہیں۔ جبکہ، کارروائی کے دوران، ہمیں درخواست گزاروں کے ماہر وکلاء کی طرف سے مطلع کیا گیا ہے اور تصدیق کی گئی ہے کہ درخواست گزاروں کے دیہات اور اس طرح کے سیکڑوں قدرتی گاؤں، اگرچہ آدھے کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر واقع ہیں، جہاں سے قدرتی گیس کی ایسی پائپ لائنیں ملک کے باقی حصوں کے لیے گزار رہے ہیں اور اس میں حصہ ڈال رہے ہیں، ایسے حق سے محروم کر دیا گیا ہے، جس کی ضمانت 1973 کے آئین کے آرٹیکل 158 کے ذریعے دی گئی ہے۔ اس طرح کی صریح خلاف ورزی اور قانونی و آئینی حقوق اور ذمہ داریوں کا غلط استعمال موجودہ حالت کا عکاس ہے اور اس کے لیے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے، لہذا، ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ عبدالحکیم کھوسو کے معاملے میں جو حکم دیا گیا ہے، اس کی سختی سے تعمیل اور اس کی روح کے مطابق عمل کیا جائے۔

12-H مزید برآں، آرٹیکل 25-A کے حوالے سے، جو کہ ریاست کو سب کو مفت تعلیم فراہم کرنے کا حکم دیتا ہے، اس تناظر میں یہاں یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ پاکستان میں سب کے لیے مفت تعلیم کو یقینی بنانا ایک اہم ہدف ہے، جس کے لیے زبردست اور مسلسل کوششوں کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ریاست کی طرف سے کچھ پیش رفت ہوئی ہے، لیکن پھر بھی کچھ اہم شعبوں پر قابو پانے کے لیے چیلنجز باقی ہیں۔ جب کہ حکومت کی جانب سے تعلیم کے لیے مختص کیے گئے فنڈز کی تقسیم اور خرچ میں شفافیت اور تیل اور گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیوں کے ذریعے اس کے مقامی علاقوں کی تلاش میں احتساب اور منصفانہ تقسیم اور استعمال کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔ اس لیے ایسا طریقہ کار وضع کیا جانا چاہیے جس سے فنڈز کے خرچ میں شفافیت حاصل کرنے میں مدد مل سکے، جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، اور اسے ذیل میں بیان کیے گئے طریقے سے حاصل کیا جا سکتا ہے:-

(i) قانونی فریم ورک: واضح قانونی رہنما خطوط اور ضابطے قائم کریں جو فنڈز کی تقسیم اور خرچ میں شفافیت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ اس میں مالی معلومات کے افشاء، رپورٹنگ کے تقاضے، اور عدم تعمیل پر جرمانے کی دفعات شامل ہو سکتی ہیں۔

(ii) ریونیو شیئرنگ ایگریمنٹس: تیل اور گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیوں اور مقامی کمیونٹیز یا حکومتوں کے درمیان ریونیو شیئرنگ کے معاہدوں کو لاگو کریں۔ ان معاہدوں میں واضح طور پر اس بات کی وضاحت ہونی چاہیے کہ فنڈز کی تقسیم اور خرچ کیسے کیا جائے گا، مقامی علاقوں کے لیے ایک منصفانہ حصہ کو یقینی بنانا چاہیے جیسا کہ عبدالحکیم کھوسو کے معاملے میں عدالت عظمیٰ نے لازمی قرار دیا ہے۔

(iii) آزاد نگرانی: ایک آزاد نگران ادارہ یا کمیٹی بنائیں جس میں مقامی کمیونٹیز، سرکاری حکام اور صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے نمائندے شامل ہوں۔ یہ ادارہ شفافیت کے معیارات کی پابندی کو یقینی بناتے ہوئے فنڈز کی تقسیم اور اخراجات کی نگرانی کر سکتا ہے۔
(iv) عوامی رپورٹنگ: تیل اور گیس کی آمدنی سے متعلق مالی معلومات کی باقاعدہ اور جامع عوامی رپورٹنگ کی ضرورت ہے۔ اس میں آڈٹ شدہ مالیاتی بیانات، حکومتوں یا مقامی کمیونٹیز کو کی گئی ادائیگیوں کا انکشاف، اور فنڈز کو کس طرح مختص اور استعمال کیا گیا اس کی تفصیلات شامل ہو سکتی ہیں۔
(v) برادری کی مشغولیت: فنڈز کی تقسیم اور خرچ کے حوالے سے فیصلہ سازی کے عمل میں برادری کی فعال شرکت اور شمولیت کو فروغ دیں۔ اس میں عوامی مشاورت، ٹاؤن ہال میٹنگز، یا دوسرے پلیٹ فارم شامل ہو سکتے ہیں جو مقامی باشندوں کو اپنی ضروریات اور ترجیحات کا اظہار کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔
(vi) صلاحیت سازی: مقامی برادری اور سرکاری اہلکاروں کے لیے مالیاتی انتظام اور نگرانی کے بارے میں ان کی سمجھ کو بڑھانے کے لیے صلاحیت سازی کے اقدامات میں سرمایہ کاری کریں۔ اس میں تربیتی پروگرام، ورکشاپس، یا قدرتی وسائل کی آمدنی کے انتظام میں تجربہ کار تنظیموں کے ساتھ شراکت داری شامل ہوسکتی ہے۔

ان میکانزم کو لاگو کرنے سے، تیل اور گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیوں کے ذریعے پیدا ہونے والے فنڈز کی شفافیت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے، جس سے تیل اور گیس کی تلاش کے مقامی علاقوں میں وسائل کی زیادہ جوابدہ اور منصفانہ تقسیم ہو سکتی ہے۔

12-I مزید برآں، عبدالحکیم کھوسو کے طور پر رپورٹ کیے گئے فیصلے میں موجود عدالت عظمیٰ کی ہدایات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے، بعد ازاں اس عدالت کی جانب سے محمد عاصم پنہور، عابد اور غلام حسین کے کیس[8] میں PCA's کے دیرپا نفاذ کے لیے، تعلیم کے شعبے میں مندرجہ ذیل عمل کی پابندی کی جانی چاہیے؛

(a) رسائی اور اندراج: تمام بچوں، خاص طور پر دور دراز یا پسماندہ علاقوں کے بچوں کے لیے تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ اندراج کی شرح کو بڑھانے اور غربت، صنفی امتیاز، اور معذوری جیسی رکاوٹوں کو کم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے جو بچوں کو اسکول جانے سے روکتی ہیں۔
(b) تعلیم کا معیار: بامعنی سیکھنے کے تجربات فراہم کرنے کے لیے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا ضروری ہے۔ اس میں اساتذہ کی تربیت اور قابلیت کو بڑھانا، نصاب کو اپ ڈیٹ کرنا، اسکول کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا، اور جدید تدریسی طریقوں اور ٹیکنالوجیز کو شامل کرنا شامل ہے۔
(c) جامع تعلیم: پسماندہ گروہوں، بشمول لڑکیوں، معذور بچوں، اور کم آمدنی والے پس منظر کے لوگوں کے لیے تعلیم کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ صنفی تفاوت کو ختم کرنے، جامع کلاس رومز فراہم کرنے اور معذور بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں۔
(d) مالیاتی رسائی: مالی رکاوٹیں، جیسے یونیفارم، نصابی کتب، اور نقل و حمل کی قیمت، بچوں کو اسکول جانے سے روک سکتی ہے۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے اور ضرورت مند طلباء کو مالی مدد، وظائف اور مفت تعلیمی وسائل فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔
(e) آگاہی اور والدین کی مشغولیت: تعلیم کی اہمیت کے بارے میں آگاہی کو فروغ دینا اور والدین اور کمیونٹیز کو تعلیمی عمل میں فعال طور پر شامل کرنا اندراج میں اضافے اور بہتر تعلیمی نتائج میں حصہ ڈال سکتا ہے۔
(f) تکنیکی تعلیم: ایسے طلبا کو تیل اور گیس کی تلاش کے شعبوں میں تکنیکی تعلیم دینے کی اشد ضرورت ہے جو انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں، اس کے ساتھ ہی اس سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کو ملازمت حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ شعبوں میں، اس لیے ای اینڈ پی کمپنیاں ضلع کے اندر تکنیکی کالج قائم کریں گی یا موجودہ ٹیکنیکل کالجوں کو متعلقہ محکموں جیسے پیٹرولیم، گیس اور کان کنی وغیرہ کے قیام میں سہولت فراہم کریں گی۔

12-J اس کے علاوہ، محمد ابراہیم تھہیم[9] کے کیس میں، اس عدالت نے کوئلے کے معاملے پر سماعت کرتے ہوئے سندھ حکومت کو ہدایت کی کہ:-
23- اپنا قلم اٹھانے سے پہلے، میں ایک سب سے اہم عنصر کو نظر انداز نہیں کر سکتا جو سندھ مائننگ کنسیشن رولز، 2002 لائسنسنگ اتھارٹی کی قابلیت کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ کسی بھی علاقے کو ایسے مقصد کے لیے لیز/لائسنس دے سکتا ہے، جس میں اس علاقے میں سے 'رائلٹی' کے عوض معدنیات کو نکالنا بھی شامل ہے لیکن اس میں کہیں بھی اس کے کسی حصے کو ایسے علاقے کے باشندوں کے فائدے کے لیے استعمال کرنے کے بارے میں نہیں کہا گیا، حالانکہ یہاں تک کہ

باشندوں کے حقوق کو سکریٹری، مائنز اینڈ منرلز نے مقدمہ نمبر 2011/45 میں تسلیم کیا تھا، جیسا کہ C.M.A نمبر 2011/313 پر منظور شدہ حکم سے واضح ہے، جو مدعی نے P/25 کے طور پر منسلک کیا ہے۔ سندھ مائننگ کنسیشن رولز، 2002 طاقت کی تخلیق ہے، جس کا استعمال مائنز اینڈ آئل فیلڈز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ (فیڈرل کنٹرول) ایکٹ 1948 کے سیکشن 2 کے تحت کیا جاتا ہے۔ اپنے علاقے سے اور اس کے اندر جمع ہونے والے فوائد (ریونیو) وغیرہ کا استعمال اور خرچ کریں لیکن یہ ایکوئٹی اور فیئر پلے کے اصول پر مبنی ہونا چاہئے جو ہمیشہ وہاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے ترجیحی غور طلب کرتا ہے جہاں سے اس طرح کی آمدنی ہوتی ہے۔ تمام عوام برابر ہیں لیکن اس علاقے کے باشندوں کو فائدہ ہوتا ہے جہاں سے محصول حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس طرح کی آمدنی پیدا کرنے کے لیے کیے جانے والے تمام آپریشنز اس کے نتائج چھوڑتے ہیں جو وہاں کے باشندوں کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سوال معزز سپریم کورٹ کے روبرو عبدالحکیم کھوسو ایڈووکیٹ کی درخواست کے معاملے میں زیر بحث آیا۔ (PLD 2014 SC 350)' جس میں اسی طرح کا مسئلہ شامل تھا۔ ایسے میں سپریم کورٹ نے کہا کہ:-

"2. آج کی دنیا اب بے لگام سرمایہ داری کی نہیں رہی۔ دنیا بھر میں کاروبار کرنے والے کارپوریٹ اداروں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کے فوری سماجی اور ماحولیاتی ذہنی ماحول، رہائش گاہ اور بنیادی ڈھانچے پر پڑنے والے اثرات پر غور کریں ان علاقوں کے لوگوں پر جہاں اس طرح کے ادارے کام کرتے ہیں۔ جبکہ کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) رضاکارانہ ہو سکتی ہے، حکومت نے تیل اور گیس کے شعبے میں کمپنیوں کی سرگرمیوں کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، معاہدوں اور سرکاری پالیسیوں میں دفعات کو شامل کیا ہے۔ پاکستان میں کام کرنے والی آئل ایکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن (E&P) کمپنیوں کی ذمہ داریاں۔ موجودہ کیس ماحولیات اور ان علاقوں میں رہنے والی سوسائٹیوں کے حوالے سے E&P کمپنیوں کی ان کنٹریکٹ اور قانونی طور پر لازمی ذمہ داریوں سے متعلق ہے جہاں یہ کمپنیاں معدنیات کی تلاش اور تیل اور گیس نکالنے میں مصروف ہیں۔

4. جب کہ ملک کی معاشی بہبود کے لیے ضروری ہے کہ قدرتی وسائل اور ملک کی معدنی دولت کو عوامی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ یہ ضروری ہے کہ ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی فلاح و بہبود جہاں E&P کمپنیاں کام کرتی ہیں، بری طرح متاثر نہ ہوں اور یہ بھی کہ وہاں کے باشندے معاشی سرگرمیوں کے نتیجے میں مستفید ہوں۔ ایسی کارروائیوں سے اور ان کے مقامی علاقوں سے نکالے گئے قدرتی/معدنی وسائل سے۔ شہلا ضیاء بمقابلہ فیڈریشن آف پاکستان (PLD 1994 SC 693) کے مشہور فیصلے میں زندگی کے حق کی حدود کا تعین کرتے وقت اس عدالت نے ایک وسیع نقطہ نظر اختیار کیا ہے، جس کے بعد کی نظیریں اس نقطہ نظر کی مسلسل توسیع کو اجاگر کرتی ہیں جس کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ جنرل سیکرٹری، ویسٹ پاکستان سالٹ مائنز لیبر یونین (سی بی اے) کھیوڑہ جہلم بمقابلہ ڈائریکٹر انڈسٹریز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ، پنجاب، لاہور (1994 ایس سی ایم آر 2061) اور عبدالوہاب بمقابلہ ایچ بی ایل (2013 ایس سی ایم آر 1383) کے مقدمات بنائے گئے۔

(زور دینے کے لیے انڈر لائننگ فراہم کی گئی ہے)

اس فیصلے میں، معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے پیٹرولیم کنسیشن ایریا کے مکینوں کے فائدے کے لیے ایک پالیسی کا خاکہ تیار کیا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ چونکہ مذکورہ بالا فیصلے میں قائم کردہ اصول، باشندوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کے حوالے سے ہے، لہٰذا اس اصول کا اطلاق اس علاقے پر بھی ہوگا، جسے اتھارٹی نے سندھ مائننگ کنسیشن رولز، 2002 کے تحت دیا ہے۔ جس پر ابتدائی طور پر کان پر کارروائی جاری ہے، لہٰذا، مناسب ہوگا کہ مدعا علیہان نمبر 1 اور 2 کو ہدایت کی جائے کہ وہ معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کے مذکورہ فیصلے سے رہنمائی لے کر ایک پالیسی بنائیں اور اس کے لیے قانونی کارروائی کریں۔ سندھ مائننگ کنسیشن رولز 2002 کے ذریعے نمٹائے جانے والے اور کنٹرول شدہ معاملات پر بھی نفاذ۔ حکم کی وصولی کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر معاملے کی پیشرفت کی رپورٹ اس عدالت کو دی جائے۔

اس کے مطابق، ڈپٹی کمشنر تھرپارکر، جامشورو اور دیگر اضلاع جہاں کوئلہ نکالنے کے پلانٹ/تھرمل پاور فی الحال کام کر رہے ہیں، عبدالحکیم کھوسو (سوپرا) کے فیصلے کے ساتھ ساتھ اس

عدالت کی طرف سے سنائے گئے فیصلے میں شامل ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ وسائل وقت کی ضرورت ہے، اس لیے تمام کمپنیوں کو معدنیات نکالنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تاہم، اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ وسائل کے حصول کی خاطر ماحولیات بشمول آب و ہوا پر سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح، تاریخی اور ثقافتی مقامات، قدیم یادگاروں، اور اعلان شدہ/غیر اعلان شدہ جنگلی حیات کی محفوظ پناہ گاہوں کو وسائل کے حصول کی بنیاد پر خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا اور سائٹس پر کام کرتے وقت ان کی حفاظت کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ لہذا، ڈپٹی کمشنرز اس عدالت کے فیصلے کو لاگو کرنے کے پابند ہیں۔ نمبر D-1105 آف 2018 [نادر علی ولد خان محمد بگٹی بمقابلہ صوبہ سندھ اور دیگر] سندھ ہائی کورٹ سکھر بنچ میں، اپنے خط اور روح میں، اس موڑ پر، مزید پھیلانے سے پہلے اس قسم کے صنعتی اداروں سے ماحولیاتی نظام پر پڑنے والے اثرات پر، یہ ضروری ہے کہ وہ قابل ذکر کرکس کو دوبارہ پیش کیا جائے، جو کہ اس طرح کے فیصلے کو مورخہ 18-05-2023 کو سندھ ہائی کورٹ کے سکھر بنچ میں سنائے گئے، جیسا کہ اس دوران ہوا۔ کارروائی کے دوران، عدالت کے سامنے کچھ واضح اور اہم انکشافات ہوئے، جنہیں بصورت دیگر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اس طرح، اس فیصلے میں شامل دریافتیں، خاص طور پر پیراگراف نمبر 6، 7، 8 اور 17 میں، بھی اس کے ساتھ سمجھنے کے لیے دوبارہ پیش کی جاتی ہیں:-

6. قبل ازیں احکامات کے ساتھ آگے بڑھنے سے پہلے، یہاں اس بات کا اعادہ کرنے کی ضرورت ہے، کہ کچرے کے مواد کے سائز کو کم کرنے، یا شکل تبدیل کرنے کے لیے کرشرز کو استعمال کیا جا سکتا ہے، تاکہ انہیں ذیادہ آسانی سے ٹھکانے لگایا جا سکے یا دوبارہ استعمال کیا جا سکے۔ خام مال کے ٹھوس مرکب کا سائز (جیسا کہ چٹان ایسک میں)، تاکہ مختلف ساخت کے ٹکڑوں میں فرق کیا جا سکے۔ تاہم، نصب شدہ کرشنگ پلانٹس کان کنی کے اجازت نامے میں دی گئی شرائط پر عمل کرنے میں ناکام رہے ہیں کیونکہ لیز ہولڈرز کو انسانوں یا جانوروں یا زندگی یا دوسروں کی املاک اور ماحول کو بھی خطرات سے بچانا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس مقام پر بارود کے بلاسٹنگ اور چٹانوں کو کچلنے کی سرگرمیاں ہوتی ہیں، جس سے نہ صرف انسان بلکہ جانوروں کو بھی سانس کی خرابی ہوتی ہے، دھول کے باریک ذرات سانس میں داخل ہو جاتے ہیں، جس سے تاریخی مقامات کو بھی نقصان پہنچتا ہے جو کہ تاریخی ورثہ قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ متعلقہ قوانین کے تحت محفوظ ہیں، زرعی پیداوار کو کم کرتے ہیں کیونکہ دھول پودوں کی پتیوں کی سطح کو ڈھانپتی ہے اور کرشرز کے قریب مرئیت کم ہوتی ہے۔ اس کے باوجود، پتھر کی کرشنگ سطح اور زمینی پانی کے نظام دونوں کو متاثر کرنے کے لیے جانا جاتا تھا۔

7. مورخہ 16.02.2023 کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، ڈائریکٹر جنرل، مائنز اینڈ منرلز ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، سندھ کراچی، نے بیان فائل کیا، جس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ حکم کے پیرا 12 میں موجود ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے، قوانین کا مسودہ " سندھ مائنز اینڈ منرلز گورننس رولز 2023" کو جانچ کے لیے محکمہ قانون کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک خط مورخہ 27 فروری 2023 کو سیکریٹری حکومت سندھ، قانون و پارلیمانی امور اور کرمنل پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ سندھ کراچی کو بھیجا گیا ہے اور اسے منسلک کیا گیا ہے۔ اس طرح، سیکرٹری قانون محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے متعلقہ قوانین کے مطابق پیش کیے گئے مسودے کے قواعد کی جانچ کو یقینی بنائے گا، بشمول ماحولیاتی تحفظ ایجنسی ایکٹ، 1997، پاکستان انوائرمینٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997، یعنی نیشنل انوائرمینٹل کوالٹی سٹینڈرڈز (NEQS) اور بین الاقوامی تنظیموں یعنی اقوام متحدہ، یونیسکو کے ذریعے طے شدہ بین الاقوامی پروٹوکول۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ پاکستان اقوام متحدہ کے مختلف کنونشنز کا دستخط کنندہ ہے جس میں "عالمی ثقافتی اور قدرتی ورثے کے تحفظ سے متعلق کنونشن 1976، اور محفوظ علاقوں، وسائل اور ورثے کو کنٹرول کرنے کے لیے کچھ اصول اور اصول وضع کیے گئے ہیں، یعنی رول 136 سے 141- جس میں کہا گیا ہے کہ رقبہ، زمین اور اس کے وسائل بنی نوع انسان کا مشترکہ ورثہ ہیں اور انہیں مجموعی طور پر انسانوں کو عطا کیا گیا ہے، جس کی جانب سے اتھارٹی کام کرے گی، حتیٰ کہ ریاست کو بھی خاص طور پر خام مال کو الگ نہیں کرنا چاہیے، یا لیز پر نہیں دینا چاہیے۔ اتھارٹی کے قانون اور قواعد و ضوابط اور طریقہ کار کے مطابق نکالا، اس سے نکالا گیا۔ ریاست ان علاقوں کی حفاظت، تحفظ اور نقصان سے بچانے کی ذمہ دار ہے اور تمام سرگرمیاں بلا تفریق انسانوں کے فائدے کے لیے ہونی چاہئیں کیونکہ زندگی کا حق حیاتیاتی جسمانی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے شہلا ضیاء بمقابلہ واپڈا PLD 1994 SC 693 کیس میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے ذریعہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 09 کا۔

آئین کا آرٹیکل 9 کہتا ہے کہ قانون کے مطابق کسی بھی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ لفظ زندگی بہت اہم ہے کیونکہ یہ انسانی وجود کے تمام حقائق کا احاطہ کرتا ہے۔ آئین میں لفظ زندگی کی تعریف نہیں کی گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور نہ ہی

اسے صرف نباتاتی یا حیوانی زندگی یا تصور سے موت تک محض وجود تک محدود کیا جا سکتا ہے۔ زندگی میں وہ تمام سہولتیں اور سہولتیں شامل ہیں جو ایک آزاد ملک میں پیدا ہونے والا شخص قانونی اور آئینی طور پر وقار کے ساتھ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ ایک شخص برقی مقناطیسی فیلڈز کے خطرات یا اس طرح کے کسی دوسرے خطرات سے لاحق ہونے سے قانون کے تحفظ کا حقدار ہے جو کسی گرڈ سٹیشن، کسی فیکٹری، پاور سٹیشن یا اس جیسی تنصیبات کی تنصیب اور تعمیر کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ عام قانون کے تحت ایک شخص جس کی سہولت، جائیداد یا صحت کا حق پڑوس میں یا دور دراز جگہ پر کسی تیسرے شخص کی کوتاہی یا کمیشن سے بری طرح متاثر ہوتا ہے، وہ حکم امتناعی حاصل کرنے اور ہرجانے کا دعویٰ کرنے کا بھی حقدار ہے۔ ، لیکن آئینی حقوق قانون کے ذریعہ دیئے گئے قانونی حقوق سے زیادہ ہیں چاہے وہ میونسپل لاء ہو یا عام قانون۔ اس طرح کا خطرہ، جس کے امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا، لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو متاثر کرنے کا پابند ہے جو بیداری، معلومات اور تعلیم کے فقدان کی وجہ سے نادانستہ طور پر اس کا شکار ہو سکتے ہیں اور اس وجہ سے کہ اس طرح کا دکھ خاموش اور مہلک ہوتا ہے اور زیادہ تر وہ لوگ جو گرڈ اسٹیشن یا اس طرح کی تنصیب کے قریب، نیچے یا خطرے کے فاصلے پر رہائش پذیر ہوں گے وہ نہیں جانتے کہ انہیں کسی خطرے کا سامنا ہے یا ان کو اس طرح کے خطرے سے دوچار ہونے کا امکان ہے۔ اس لیے آرٹیکل 184 کا اطلاق کیا جا سکتا ہے کیونکہ ملک بھر میں شہریوں کی ایک بڑی تعداد ایسی نمائندگی نہیں کر سکتی اور وہ جہالت، غربت اور معذوری کی وجہ سے اسے کرنا پسند نہیں کر سکتے۔ صرف کچھ باضمیر شہریوں کو اپنے حقوق کے بارے میں آگاہی اور خطرے کے امکانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا، ڈائریکٹر جنرل، مائنز اینڈ منرلز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ کرشنگ پلانٹس کے لیے کوئی اجازت نامہ/لائسنس جاری نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ اوپر بیان کیے گئے مسودے کے قواعد کے تحت موجود معیار کو پورا کیا جائے اور ترمیم شدہ قواعد کے پیش نظر کمیٹیاں جو تمام لائسنسوں/پرمٹوں کی جانچ کریں گی۔ کان کنی کے مقاصد کے لیے مختلف کرشنگ پلانٹس کو جاری کیا جاتا ہے اور اگر کوئی لائسنس موجودہ قواعد کے معیار پر پورا نہیں اترتا ہے۔ جسے منسوخ سمجھا جائے گا۔ یہ کہنا کافی ہے کہ کارپوریٹ سماجی ذمہ داری میں حصہ ڈالنے کے حوالے سے ترمیم شدہ قواعد کے قاعدہ 133 کی اس کے خط اور روح کے ساتھ تعمیل کی جائے گی۔ متعلقہ ہونے کی وجہ سے، قاعدہ 133 ذیل میں دوبارہ پیش کیا جاتا ہے:-

133. کارپوریٹ سماجی ذمہ داریاں (CSR): (1) تمام بڑے اور چھوٹے پیمانے پر معدنیات کے عنوان یا پرمٹ ہولڈرز مقامی باشندوں کی فلاح و بہبود کے لیے مائننگ ایریا میں CSR فنڈ کی مقررہ رقم ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے، جس میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی، تعلیم شامل ہیں۔ صحت، سماجی خدمات، ماحولیاتی اپ گریڈیشن، بیوٹیفکیشن، سماجی و اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لیے معیاری زندگی کو بہتر بنانے اور معدنیات کے حقداروں کو مقامی باشندوں کے حقوق کے لیے ذمہ دار بنانے کے لیے مقررہ طریقے سے حکومت سندھ اس کے مطابق CSR پالیسی بنا کر وقتاً فوقتاً تعین کر سکتی ہے۔
2) مائننگ کمپنیاں اور معدنیات کے ٹائٹل/پرمٹ ہولڈرز، حکومت سندھ کی طرف سے مقرر کردہ رقم سالانہ، کمیونٹی کی بہتری کے منصوبوں کے قیام اور خود کفیل دیکھ بھال کے ذریعے مقامی آبادی کی سماجی ترقی کے لیے دیں گے اور حکومتی کوششوں میں حصہ لیں گے۔ معدنی وسائل کی کمی پر معدنی اثر والے علاقوں کی ترقی کی سطح کو برقرار رکھنے کے لیے۔ حکومت سندھ یہ حصہ جمع کرے گی اور علاقے/علاقے کے مقامی نمائندوں کی مشاورت سے تیار کیے گئے فلاحی منصوبوں پر خرچ کرے گی۔ اس طرح کے تعاون میں سے، سندھ میں غیر ملکی اور ملکی، معدنیات کی تلاش اور پیداواری کمپنیوں کے ذریعے مقامی ملازمین کو تربیت اور روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔
3)۔ معدنیات کے پیداواری سلیب میں سے کچھ انتظامات (پروڈکشن بونس) ہوں گے جن کا تعین کان کنی والے علاقوں یا متعلقہ ضلع کے قریبی علاقوں کے مکینوں کی فلاح و بہبود کے لیے پالیسی میکانزم کے ذریعے کیا جائے گا جو حکومت سندھ کی جانب سے معدنیات کی ترقی کے محکمے کے ذریعے لگائی جائے گی۔

اس کے علاوہ، ڈائریکٹر جنرل مورخہ 16.2.2023 کے حکم کے پیراگراف نمبر 3 کی تعمیل کو یقینی بنائے گا جو کہ درج ذیل ہے:-
3. یہ بتانا مناسب ہے کہ صرف اس طرح کی کلاس فراہم کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا، جب تک کہ ان لائسنسوں کی جانچ نہیں کی جاتی ہے اور اگر یہ سائٹس پر معیار کے مطابق نہیں ہیں،

تو ان کانوں کو روک دیا جائے گا۔ ڈی جی مائنز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ بھی رول 134 کا حوالہ دیتا ہے جو کہ ذیل میں بولتا ہے:-

134۔ کان کنی کے مقصد اور سٹون کرشنگ کی سرگرمیوں کے لیے رقبہ دینے پر پابندی: (1) کسی بھی تاریخی/مذہبی/وراثت/ثقافت/عوامی مقامات بشمول پرانے آثار قدیمہ/تاریخی پہاڑیوں/پہاڑوں پر کان کنی اور پتھر کی کرشنگ کی سرگرمی پر مکمل پابندی ہو گی۔ تاریخی شناخت وغیرہ یا کوئی بھی اہم تنصیب، مذکورہ علاقوں/مقامات کے مقامات سے قطع نظر۔
2. ذیلی قاعدہ (1) کے تابع پہلے سے معدنی عنوان اور معدنی اجازت نامے منسوخ کر دیے جائیں گے۔
کوئی بھی شخص جو براہ راست یا بالواسطہ غیر قانونی کان کنی کرے گا جو کسی تاریخی/مذہبی/وراثت/ثقافتی/عوامی جگہ یا کسی اہم تنصیب کے لیے نقصان دہ ہو اسے چھ ماہ تک قید یا پانچ لاکھ روپے تک جرمانے یا دونوں سزائیں ساتھ دی جائیں گی۔"

8. تاہم، ترمیم جیسا کہ پیراگراف نمبر 8 میں ذکر کیا گیا ہے اس حد تک کہ نئے مقررہ قواعد کے پیش نظر تمام کرشنگ پلانٹس حد بندی تک سیل سمجھے جائیں گے۔ واضح رہے کہ مستقبل میں کرشنگ پلانٹ چلانے کی صورت میں پلانٹس کے لائسنس تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد جاری کیے جائیں گے اور کرشنگ سائٹ تاریخی مقام سے کم از کم ایک کلومیٹر کے دائرے میں ہوگی۔ انوائرمینٹل پروٹیکشن ایجنسی (SEPA) کے NOC سے مشروط کرشنگ پلانٹس کے علاوہ گیلی کرشنگ ٹیکنالوجی اور ڈسٹ اکٹھا کرنے والوں کو اپنانا چاہیے۔ ڈپٹی کمشنرز، سکھر، خیرپور اور گھوٹکی بغیر کسی ناکامی کے سختی سے تعمیل کو یقینی بنائیں گے اور اگر کوئی مالک یا کمپنی کسی بھی غیر قانونی کام میں ملوث پائی گئی یا قانونی ضابطوں کا مشاہدہ کیے بغیر لائسنس جاری کیا گیا تو مجرم افسر (ز) توہین عدالت کی کارروائی کے لیے خود کو بے نقاب کریں گے۔ اس کے علاوہ، کرشنگ پلانٹس کے مالکان کی طرف سے کرشنگ ٹیکنالوجی اور ڈسٹ اکٹھا کرنے والوں کے ذریعے حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

17. سندھ میں تقریباً تمام پتھر کی کانوں پر کرشنگ یونٹس/پلانٹس کی تنصیب کا طریقہ کار رندز ماری بمقابلہ سندھ حکومت کیس میں 20 اپریل 2021 کو اس عدالت کے حکم کے ذریعے دیا گیا ہے۔ سیکرٹری مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کراچی کے ذریعے صوبہ سندھ اور 08 دیگر (2021 CLD 1195)۔ متعلقہ ہونے کی وجہ سے، اسی کا پیراگراف 10 ذیل میں دوبارہ پیش کیا جاتا ہے:-
"10۔ اب ہم سندھ میں تقریباً تمام پتھر کی کانوں پر کرشنگ یونٹس کی تنصیب پر توجہ دینا چاہیں گے۔ ان مشینی کرشرز نے بڑی چٹانوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے مجموعے میں کچل دیا جسے مقامی طور پر کچلنے کے نام سے جانا جاتا ہے اور اسے ایک اہم تعمیراتی مواد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ چٹانوں کے یہ ٹکڑے مشینی کرشر کے ساتھ بنائے گئے ہیں، جو کام کرتے ہوئے بہت زیادہ ہوا اور صوتی آلودگی پیدا کرتے ہیں۔ یہ واقعی بدقسمتی کی بات ہے کہ یہ کرشر عام طور پر پتھر کی کانوں کے اندر یا اس کے آس پاس اور کچھ پر ہائی وے یا انسانی بستیوں کے آس پاس نصب ہوتے ہیں۔ گیلے کرشنگ کے ذریعے پیدا ہونے والی دھول کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے جبکہ ان کرشرز کے مینوفیکچررز نے کرشنگ مشینوں کے ساتھ منسلک ہونے کے لیے مختلف قسم کے ڈسٹ کلیکٹرز بھی متعارف کرائے ہیں تاکہ آلودگی فضا میں نہ پھیلے لیکن ملک میں یہ تمام کرشنگ مشینیں ہیں۔ ڈسٹ کلیکٹر کو ان کے ساتھ نصب یا منسلک کیے بغیر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ضروری ہے کہ پتھر کی کھدائی کے لیے جگہ مختص کرنے سے پہلے، اور ابتدائی ماحولیاتی امتحان (آئی ای ای) اور اس کے بعد SEPA کے ذریعہ عوامی سماعت کے بعد ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) کیا جائے لیکن مذکورہ طریقہ کار پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ کانوں کے آپریٹرز کے لیے مختص کردہ رقبے کی درست حد بندی کی جائے جس میں ریونیو حکام کو بھی شامل کیا جائے اور بورڈ آف ریونیو سے این او سی کے بغیر سطحی معدنیات کے لیے کوئی نئی کان ممکنہ آپریٹرز کو نہ دی جائے۔ اس کے نتیجے میں، ہم نے مندرجہ ذیل شرائط میں پورے معاملے کو کرسٹلائز کیا۔
i۔ درخواست گزاروں کے گاؤں سے ملحق چونے کے پتھر کی کان کے بارے میں محکمہ مائنز کی طرف سے جواب دہندہ نمبر 9 کے حق میں جاری کردہ اجازت نامہ/لائسنس کو یہ اعلان کرتے ہوئے کالعدم قرار دیا جاتا ہے کہ یہ ضروری کوڈل فارمیلیٹیز کو پورا کیے بغیر قائم کیا گیا تھا۔
ii۔ مذکورہ کان پر یا اس کے آس پاس کام کرنے والی کرشنگ مشین/پلانٹ کو بھی غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے، کیونکہ یہ فیکٹری کی تعریف کے تحت آتا ہے اور یہ فیکٹریز ایکٹ کے سیکشن 5 اور A-5 کے مطابق مناسب اجازت کے بغیر کام کر رہی تھی۔ 1984، جیسا کہ جواب دہندہ نمبر 9 کو 15 دن کے

اندر اسے ہٹانے کی ہدایت کی گئی ہے اور ناکامی کی صورت میں متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو جواب دہندہ نمبر 9 کے اخراجات پر ہٹانے کی ہدایت کی گئی ہے۔
iii سندھ کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں نصب اور کام کرنے والے تمام کرشنگ پلانٹس اور مشینوں، جو کسی کان کے اندر یا اس کے آس پاس ہیں، کو نوٹس جاری کریں کہ وہ وزارت انڈسٹری کے متعلقہ محکمے سے جاری کردہ متعلقہ پرمٹ/لائسنس تین ماہ کے اندر اندر حاصل کریں اور اس کے بعد کسی بھی کرشنگ پلانٹ/مشین کو پرمٹ اور لائسنس کے بغیر کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور ایسے تمام پلانٹس اور مشینوں کو ضلعی انتظامیہ کی جانب سے ہٹا دیا جائے۔

iv تاہم، ایسے کرشرز یا کرشنگ پلانٹس کی تنصیب صرف پائیدار ترقی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جا سکتی ہے جیسا کہ سندھ ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 2014 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت تصور کیا گیا ہے لیکن فیکٹریز ایکٹ، 1934 کی شق نمبر 5 اور 5A کے تحت جاری کردہ اجازت ناموں/ لائسنسوں کے تحت، تمام ضابطہ اخلاق، قواعد و ضوابط کو پورا کرنے کے بعد۔

v. حکومت سندھ کو فیکٹریز ایکٹ 1934 کے سیکشن 16 کے ساتھ پڑھے جانے والے سیکشن 5 کے تحت ہدایات/نوٹیفکیشن جاری کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ یہ لازمی قرار دیا جا سکے کہ صوبہ سندھ کے اندر کام کرنے والے تمام کرشر، کرشنگ مشینیں، کرشنگ پلانٹس گیلی کرشنگ ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے یا چھ ماہ کی مدت کے اندر مناسب ڈسٹ کیچر انسٹال کرکے دھول کو ہٹانے یا کم کرنے کے مناسب انتظامات لازمی بنائیں۔

vi سندھ کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت جاتی ہے کہ وہ اپنے اضلاع میں موجود تمام سطحی معدنیات اور کانوں کی فہرست ڈائریکٹر جنرل، سندھ انوائرمنٹ پروٹیکشن ایجنسی (سیپا) کو پیش کریں، جو ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لے کر ایسی کانوں اور کانوں کو چلانے کے حوالے سے تجاویز کے ساتھ ڈپٹی کمشنر اور مائنز ڈیپارٹمنٹ کو رپورٹ پیش کرے گا۔ منفی EIA کی صورت میں، ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایسی سرگرمیاں فوری طور پر بند کر دیں۔ محکمہ مائنز کو ڈپٹی کمشنر اور سیپا کے ساتھ تعاون کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

vii مائنز ڈپارٹمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ سطحی معدنیات کی کان کنی کے اجازت نامے ممکنہ کان اور کان آپریٹرز کو سطحی معدنیات کے لیے نیلامی کے ذریعے مختص کیے جائیں جب کہ کسی بھی قسم کی سطحی معدنیات سے متعلق پتھر کی کانوں اور کانوں کے لیے کان کنی کے تمام اجازت نامے اگر بغیر کسی کھلی نیلامی یا بولی کے کان کی کارروائی کانوں کو مختص نہیں کیے گئے تو منسوخ کر دیے جائیں۔

viii محکمہ مائنز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ محکمہ ریونیو کی مدد اور مدد سے سطحی مائننگ کے کانوں اور کانوں کے رقبے کی حد بندی کرے جبکہ ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی بھی کان یا کان آپریٹر کو مختص کردہ جگہوں سے زیادہ کام کرنے کی اجازت نہ ہو۔

[زور دیا جاتا ہے]

12-J-i "سندھ انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ، 2014"، ماحولیات سے متعلق مختلف مسائل کو حل کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا، لیکن موجودہ تنازعہ، اور موسمیاتی تبدیلی کے جاری بحران کے تناظر میں، اس کی اہمیت اور اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ مقننہ کا مقصد ریاست کے قدرتی وسائل کو ضروری تحفظ فراہم کر کے قدرتی وسائل کا تحفظ اور تحفظل ہوا، پانی، اور زمین آلودگی، جنگلات کی کٹائی اور انحطاط سے کرنا ہے۔ 2014 کا ایکٹ، صنعتی اور دیگر ترقیاتی سرگرمیوں میں حوصلہ افزائی، ذمہ دارانہ اور ماحول دوست طرز عمل کے ذریعے پائیدار ترقی کے فروغ کے لیے بھی فراہم کرتا ہے، تاکہ صوبے کی حیاتیاتی تنوع کو بالخصوص اور پورے خطے کو بالعموم تحفظ فراہم کیا جا سکے۔ SEPA ایکٹ 2014، وقت کی ضرورت تھی، کیونکہ یہ نہ صرف پاکستان کے لیے بہترین وقت تھا، حالیہ پچھلے سال کے نشیب و فراز کو مدنظر رکھتے ہوئے، جس کے نتیجے میں بارشوں کے بعد سیلابی آفات نے جنم لیا، بلکہ دنیا بھر میں موسمیاتی تبدیلیاں سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہیں اور بغیر کسی دوسری سوچ کے، یہ 2014 کا ایکٹ، اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام کے زیراہتمام، اجتماعی طور پر طے پانے والے بین الاقوامی اور دو طرفہ باہمی معاہدوں، جن کا مقصد زمین کو موسمیاتی تبدیلی کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھنا ہے، جن میں غیر معمولی بارشیں اور ٹروپیکل طوفان، جبکہ کچھ دوسرے خطوں میں طویل عرصے تک خشک سالی اور بار بار لگنے والی جنگل کی آگ، شامل ہیں، کا حصہ ہے۔

12-J-ii تاہم، 2014 کے ایکٹ کے مطابق، "ماحولیاتی اثرات کی تشخیص" (EIA)، ایک شرط ہے اور بعض تجارتی اور صنعتی منصوبوں یا منصوبوں سے پہلے، ان کے ممکنہ ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لینے کے لیے، منظوری سے پہلے، (EIAs) کے انعقاد کے لیے لازمی قرار دیتا ہے۔ جو بالآخر موسمیاتی تبدیلی سے متعلق مسائل کو حل کر سکتا ہے اور حکمت عملیوں کو فروغ دے سکتا ہے، جیسے کہ "پائیدار ترقی" کو اپنانے اور اس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے، 2014 ایکٹ کی دفعات، کسی بھی منصوبے کے لیے "پائیدار ترقی" کے امتحان کو پورا کرنے کے لیے اسے لازمی بناتی ہے۔ اور "اسٹرٹیجک ماحولیاتی ترقی"، تب ہی انہیں آگے بڑھنے کی منظوری مل سکتی ہے، تاہم، اگر ایسا نہیں کیا جاتا ہے، تو اس کے بہت دور رس نتائج برآمد ہوتے ہیں، کیونکہ کان کنی کی کھدائی جیسے منصوبے، ماحولیاتی نظام، حیاتیاتی تنوع وغیرہ پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ایسے ماحولیاتی امتحانات/تشخیص کے حوالے سے متعلقہ دفعات، سیکشن 17 اور 18 ہیں، جب کہ SEPA 2014 کا سیکشن-31، ایسے منصوبوں میں عوام کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جہاں انوائرنمنٹ امپیکٹ اسیسمنٹ کا اشتہارات کے ذریعے عوامی اعتراضات کو مدعو کرکے انعقاد کیا گیا ہے۔

12-J-iii یہ کہ، اسی طرح کا نظریہ، جیسا کہ CLD 1195 2021 میں، اور جیسا کہ درست طریقے سے پیروی کی گئی، [نادر علی ولد خان محمد بگٹی بمقابلہ صوبہ سندھ اور دیگر] کے معاملے میں سندھ ہائی کورٹ کے سکھر بنچ نے، عدالت عظمیٰ کے ایک تازہ ترین فیصلے میں، ایک مقدمے میں، کسی نہ کسی طرح، اس انتہائی اہم پہلو کے حقائق سے بالکل مماثلت کا دوبارہ نوٹس لیا ہے۔ موضوع کے مسئلے کی اہمیت، پبلک انٹرسٹ لاء ایسوسی ایشن آف پاکستان بمقابلہ صوبہ پنجاب کے معاملے میں، CLD 618 2023 کے طور پر رپورٹ کی گئی ہے، جبکہ پنجاب مائننگ کنسیشن رولز، 2002 اور پنجاب انوائرمینٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کی دفعات کو بڑھاتے ہوئے، جو کہ صوبہ سندھ کی قانون کی تقریباً ایک جیسی اسکیم، یعنی سندھ مائننگ کنسیشن رولز، 2002 اور سندھ انوائرمینٹل پروٹیکشن ایکٹ، 2014 کے مطابق، معزز عدالت عظمیٰ کے حالیہ فیصلے کا اقتباس ذیل میں دوبارہ پیش کیا جاتا ہے؛

"یہ پٹیشن مورخہ 18.11.2019 کو لاہور ہائی کورٹ، لاہور (ہائی کورٹ) کے منظور کردہ حکم کو مسترد کرتی ہے جس میں درخواست گزار نے، مفاد عامہ میں، چھوٹے پیمانے پر کان کنی کے لائسنس یا لیز دینے کے لیے ماحولیاتی منظوریوں کی کمی کو چیلنج کیا تھا۔ اٹھایا گیا مسئلہ ریت، بجری اور پتھر جیسی معمولی معدنیات کی کان کنی کے لیے چھوٹے پیمانے پر لائسنس یا لیز کی گرانٹ کا ہے جو ماحولیات پر پڑنے والے اثرات پر غور کیے بغیر جاری کیے جاتے ہیں۔ درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ پنجاب مائننگ کنسیشن رولز، 2002 (قواعد) ماحولیاتی اتھارٹی کی طرف سے کسی منظوری کی ضرورت کے بغیر چھوٹے پیمانے پر کان کنی کے لائسنس جاری کرنے کا عمل طے کرتا ہے، حالانکہ ماحولیاتی تحفظ ایکٹ، 1997 کی دفعہ 12 (ایکٹ) کا تقاضا ہے کہ تمام منصوبوں کو ماحولیاتی تحفظ ایجنسی (EPA) سے ماحولیاتی منظوری درکار ہے۔ وکیل نے وضاحت کی کہ قواعد کی تعریفوں اور دفعات کے مطابق، بڑے پیمانے پر اور چھوٹے پیمانے پر کان کنی کے آپریشنز ایکٹ کے سیکشن 12 کے مقاصد کے لیے منصوبے ہیں۔ نتیجتاً، ایکٹ کے سیکشن 12 کے مطابق پراجیکٹس کے حامیوں کو EPA سے ماحولیاتی منظوری حاصل کرنا ہوگی۔

4. پاکستان کے پاس دنیا کی دوسری سب سے بڑی نمک کی کانیں اور کوئلے کے ذخائر ہیں، پانچویں سب سے بڑے تانبے اور سونے کے ذخائر اور دوسرے سب سے بڑے کوئلے کے ذخائر ہیں جن میں بجری، ریت اور چونے کے پتھر کے ذخائر چاروں صوبوں میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیے گئے ہیں۔ صرف کان کنی کی وجہ سے ملک کا جی ڈی پی 2020 میں 309823 ملین روپے سے بڑھ کر 2021 میں 663084 ملین روپے تک پہنچ گیا ہے۔ ملکی معیشت کے لیے کان کنی کے شعبے میں بہت زیادہ امکانات ہیں۔ تاہم، یہ ماحول کی قیمت پر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے 16.12.2022 کو نوٹیفکیشن کے ذریعے جاری کردہ ضوابط کا جائزہ لیا ہے۔ ان ضابطوں کے مطابق، شیڈول I-D میں درج منصوبوں کے لیے IEE کی ضرورت ہوتی ہے جس میں ریت، بجری، چونا پتھر، مٹی، گندھک اور دیگر معدنیات کا تجارتی اخراج شامل ہوتا ہے جو کہ شیڈول-III میں شامل نہیں ہیں۔ 500 ملین سے کم کی کل لاگت۔ اس میں کوئلہ، سونا، تانبا، سلفر اور قیمتی پتھروں کی تلاش کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ شیڈول-II(C) میں درج ایک EIA کی ضرورت ہے جس میں کوئلہ، سونا، تانبا، سلفر اور قیمتی پتھروں کی کان کنی اور پروسیسنگ شامل ہے۔ لہذا، ضابطے واضح طور پر IEE یا EIA کی ضرورت کو واضح کرتے ہیں، جو کہ ایک پروجیکٹ شروع ہونے سے پہلے ایک بنیادی اور بنیادی قدم ہے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ماحول پر منفی اثرات پر غور کیا گیا ہے اور اس کا ازالہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی معدنیات کی تلاش اور کان کنی کا بھی ماحول پر منفی اثر پڑتا ہے، جس میں جنگلات کی کٹائی، آلودگی، زہریلے فضلے کے پانی کی پیداوار، رہائش گاہوں کا نقصان اور ماحولیاتی نظام میں خلل شامل ہے۔ خاص طور پر، ریت کی کان کنی کے حوالے سے؛ جنگلات کی کٹائی، حیاتیاتی تنوع کا نقصان، مٹی کا کٹاؤ اور تیزابی نکاسی کچھ سنگین ماحولیاتی اثرات ہیں، جن پر مناسب غور کیا جانا چاہیے۔ سطح کی کان کنی کان کنوں اور مقامی کمیونٹیز کے لیے صحت کے خطرات پیدا کرتی ہے اور ساتھ ہی فضائی آلودگی کو جنم دیتی ہے اور زہریلا فضلہ پانی پیدا کرتی ہے، اور خشک سالی کا سبب بنتی ہے جس کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں۔ اس تناظر میں، موسمیاتی تبدیلی سب سے بڑے عالمی خطرات میں سے ایک ہے اور سطح کی کان کنی اور موسمیاتی تبدیلی کا امتزاج ماحولیاتی نظام کے لیے سنگین خطرہ بن جاتا ہے۔ لہذا، کان کنی کے شعبے کو لازمی طور پر موسمیاتی ثبوت کان کنی کی پالیسی کو اپنانا چاہیے جس میں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ موسمیاتی تبدیلی کان کنی کے علاقوں کو کس طرح متاثر کرے گی تاکہ موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کو ماحولیاتی تشخیص میں ضم کیا جا سکے۔ لہذا، IEE یا EIA کے بغیر، یہ معاملات مکمل طور پر نظرانداز ہیں۔ لہذا، معمولی معدنیات کی کان کنی کے حوالے سے بھی تمام ماحولیاتی پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

5. IEE اور EIA کی مطابقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نہ صرف IEE اور EIA منصوبے کے ماحولیاتی اثرات پر غور کرتے ہیں بلکہ اس میں سیکٹر کی پائیداری کو بہتر بنانے کے لیے معیارات اور اقدامات بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ MMD کے تحت کان کنی کے منصوبوں میں اہم ہو سکتا ہے۔ وہ تخفیف کے اقدامات بھی تجویز کرتے ہیں اور انوائرنمنٹ مینجمنٹ پلان (EMP) کے ذریعے مانیٹرنگ کا طریقہ وضع کرتے ہیں۔ EMP تخفیف اور نگرانی کے اقدامات کو لاگو کرنے اور B کے انتظام کے لیے بنیادی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ یہ ماحولیاتی مسائل، خطرات کی نشاندہی کرتا ہے اور اثرات کو منظم کرنے کے لیے ضروری کارروائی کی سفارش کرتا ہے۔ یہ ضروری ہے کیونکہ کان کن کو نہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں، بلکہ یہ MMD اور EPA کو پیروی کرنے اور اس کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے ایک فریم ورک بھی دیتا ہے۔ لہٰذا، IEE اور EIA پر غور کیے جانے والے تمام عوامل اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ پروجیکٹ پائیدار ہے اور تمام ممکنہ ماحولیاتی نتائج کی نشاندہی کی گئی ہے اور مناسب طریقے سے حل کیا گیا ہے۔

6. اس تناظر میں، ہم نے ضوابط کا جائزہ لیا ہے اور درخواست گزار کے وکیل کے اس استدلال سے اتفاق کیا ہے کہ ایسی کوئی ٹائم لائن فراہم نہیں کی گئی ہے جس کے اندر یہ منظوری حاصل کی جانی ہے اور نہ ہی اس میں کامیاب بولی دہندہ کو پابند کرنے کے لیے کوئی عمل بیان کیا گیا ہے۔ کسی بھی EMP کی شرائط یا IEE یا ElA

میں فراہم کردہ دیگر اقدامات کا منصوبہ۔ تاہم، ضوابط واضح کرتے ہیں کہ منصوبے کے حامی کو IBE یا EIA حاصل کرنا ہوگا اور، اس صورت میں، منصوبے کا حامی ہمیشہ MMD ہی رہے گا، اس لیے ایک کامیاب بولی دہندہ سے IEE حاصل کرنے کی مشق یا پروجیکٹ C کی بولی لگانے کے بعد EIA ان رپورٹس کے مقصد اور اثرات کی مکمل نفی کرتا ہے۔ ایم ایم ڈی کے ذریعہ بولی شروع کرنے سے پہلے ماحول پر پڑنے والے اثرات پر غور کرنا چاہیے اور بولی لگانے کے وقت بولی لگانے والے کو IEE یا EIA میں متعین شرائط کا علم ہونا چاہیے جن کے وہ پابند ہیں اور خاص طور پر تخفیف کے اقدامات کی تعمیل کرنے کی ضرورت ہے۔ EMP. لہذا، یہ ایم ایم ڈی ہے جو مذکورہ پروجیکٹس کی بولی لگانے کے عمل کو شروع کرنے سے پہلے ان رپورٹس کو حاصل کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس سلسلے میں، ایم ایم ڈی کے لیے یہ کارآمد ہوگا کہ وہ اس عمل کو آسان بنانے کے لیے رہنما خطوط اور ایس او پیز فراہم کرے اور EMP کی کسی بھی خلاف ورزی پر لائسنس یا لیز کے اندر جرمانہ کی دفعات بھی فراہم کرے تاکہ تعمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ اگرچہ کان کنی معیشت کا ایک لازمی حصہ ہے، لیکن ماحول پر اس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے اسے ذمہ دارانہ اور پائیدار طریقے سے انجام دیا جانا چاہیے۔ بہترین طریقوں پر عمل درآمد کرنے اور سخت رہنما خطوط پر عمل پیرا ہو کر اور آب و ہوا سے متعلق کان کنی کی پالیسی تیار کر کے، اس بات کو یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ کان کنی ہمارے سیارے اور اس کے باشندوں کی صحت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ معیشت کو بھی فراہم کرتی رہے گی۔ اقتصادی ترقی اہم ہے لیکن اسے اس طریقے سے حاصل کیا جانا چاہیے جو پائیدار ہو اور قدرتی نظاموں کا احترام ہو جو اس کی حمایت کرتے ہیں۔

12-J-iv بلاشبہ، مندرجہ بالا متعلقہ فیصلوں کے پیش نظر، فوسل فیول - کوئلہ، تیل اور گیس - اب تک، عالمی موسمیاتی تبدیلی میں سب سے بڑا حصہ دار ہیں، جو عالمی گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کا 75 فیصد سے زیادہ اور تقریباً 90 فی صد ہیں۔ تمام کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا فیصد۔ جیسا کہ گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج نے زمین کو ڈھانپ دیا ہے، وہ سورج کی گرمی کو پھنساتے ہیں۔ یہ گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلی کی طرف جاتا ہے۔ دنیا اب ریکارڈ شدہ تاریخ کے کسی بھی موڑ سے زیادہ تیزی سے گرم ہو رہی ہے۔ وقت کے ساتھ گرم درجہ حرارت موسم کے نمونوں کو بدل رہا ہے اور فطرت کے معمول کے توازن میں خلل ڈال رہا ہے۔ اس سے انسانوں اور زمین پر زندگی کی دیگر تمام اقسام کو بہت سے خطرات لاحق ہیں۔ صاف، صحت مند اور پائیدار ماحول کے حق میں عام طور پر شامل سمجھا جاتا ہے، صاف ہوا کا حق؛ ایک محفوظ اور مستحکم آب و ہوا؛ محفوظ پانی اور مناسب صفائی تک رسائی؛ صحت مند اور پائیدار خوراک؛ رہنے، کام کرنے، مطالعہ کرنے اور کھیلنے کے لیے غیر زہریلے ماحول؛ اور صحت مند حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی نظام۔ اس میں معلومات تک رسائی بھی شامل ہے۔ فیصلہ سازی میں حصہ لینے کا حق؛ اور انصاف تک رسائی اور موثر علاج بشمول انتقامی کارروائیوں اور انتقامی کارروائیوں سے پاک ان حقوق کا محفوظ استعمال۔ اس بات کا احساس کرتے ہوئے کہ صحت مند ماحول کے حق کے لیے وسائل کو متحرک کرنے سمیت ماحولیاتی کارروائی میں بین الاقوامی تعاون، یکجہتی اور مساوات کی بھی ضرورت ہے۔ کسی بھی دوسری ذمہ دار ریاست کی طرح، بحیثیت قوم، ہم پر بھی قانونی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دنیا بھر میں ماحولیاتی نقصانات کا سبب بننے والے اقدامات/غلطیوں کو روکیں۔ موسمیاتی تبدیلی اعداد و شمار سے زیادہ ہے، یہ ڈیٹا پوائنٹس سے زیادہ ہے۔ یہ خالص صفر کے اہداف سے زیادہ ہے۔ یہ لوگوں کے بارے میں ہے، یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اس وقت خطرناک طور پر بے نقاب اور متاثر ہو رہے ہیں۔ صحت مند ماحول کا حق تمام بین الاقوامی ماحول اور انسانی حقوق کے قوانین میں متحد قوت ثابت ہو سکتا ہے۔

12-K ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حکومتی اقدامات، پالیسی اصلاحات، مناسب بجٹ مختص، کمیونٹی کی شمولیت، اور بین الاقوامی شراکت داروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ تعاون پر مشتمل کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ آئینی مینڈیٹ یعنی مفت تعلیم کی تکمیل کے لیے مسلسل عزم پاکستان میں تمام افراد اور معاشرے کی ترقی اور بااختیار بنانے کے لیے ضروری ہے۔

13. یہاں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ لوکل گورنمنٹ مکمل درجہ بندی ہے اور ٹاؤنز کی ترقی کے لیے صوبہ سندھ کی طرف سے فنڈز فراہم کیے جا رہے ہیں اور لوکل کونسلز/ٹاؤن کمیٹیاں چل رہی اسکیموں کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ اسکیموں کی تزئین و آرائش اور اپ گریڈیشن کی پابند ہیں۔ دستیاب۔ پالیسی رائڈر کے مطابق، جو یہ طے کیا گیا ہے کہ صرف ایک مخصوص رقم کی اسکیم کی اجازت دی جاسکتی ہے بظاہر غیر منصفانہ ہے اور کمیٹیاں ہر ضلع میں کم از کم پچاس فیصد فنڈز مستحق مقامی لوگوں کے لیے اعلیٰ تعلیمی وظائف کے لیے محفوظ رکھیں گی، جہاں گیس، توانائی اور پیٹرولیم کمپنیاں، اس کے ساتھ ساتھ کول مائنز کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور وہ اسکالرشپ میرٹ کی بنیاد پر ہوگی، انتخاب کا عمل اسی طرز پر ہوگا جس طرح تھرڈ پارٹی ٹیسٹنگ ایجنسی کے ذریعہ صوبہ سندھ کے اسکول ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈز۔ اس کے مطابق انڈومنٹ فنڈ ٹرسٹ ڈیڈ کے ساتھ تین ماہ کے اندر ان اضلاع میں قائم کیا جائے گا جہاں تیل، گیس، توانائی اور کوئلہ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر تعمیل کو یقینی بنائیں۔ ناکامی کی صورت میں مجرم کو توہین عدالت کی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

13-A یہ عدالت بغیر کسی تفریق کے پورے بورڈ میں تمام لوگوں کے لیے مفت صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے میں اہم چیلنجوں سے دوچار ہے، جب کہ حکومت نے صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے کوششیں کی ہیں، ابھی بھی مزید پیش رفت کی ضرورت ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کے حوالے سے توجہ دینے والے کچھ اہم شعبے درج ذیل ہیں:-

(A) صحت کی دیکھ بھال تک رسائی: صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک مساوی رسائی کو یقینی بنانا، خاص طور پر دیہی اور کم سہولت والے علاقوں میں، ایک چیلنج بنی ہوئی ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کا مناسب انفراسٹرکچر، طبی عملے کی دستیابی، اور نقل و حمل (ایمبولینس) کی سہولیات اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے اہم ہیں۔

(B) صحت کی دیکھ بھال کا معیار: صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کے معیار کو بڑھانا ضروری ہے۔ اس میں طبی سہولیات کو بہتر بنانا، ضروری طبی آلات اور ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانا، اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد کی مہارت اور تربیت کو بڑھانا شامل ہے۔
(C) مالی رکاوٹیں: مالی رکاوٹیں بہت سے افراد کو صحت کی دیکھ بھال تک رسائی سے روکتی ہیں۔ مفت یا سبسڈی والی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی کوریج کو بڑھانا، خاص طور پر کمزور آبادی کے لیے، اس مسئلے کو کم کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔
(D) صحت سے متعلق آگاہی اور احتیاطی نگہداشت: صحت کی تعلیم، آگاہی مہمات، اور احتیاطی نگہداشت کے اقدامات پر زور دینا بیماریوں کے بوجھ کو کم کرنے اور مجموعی بہبود کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

13-B ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حکومت، صحت کی دیکھ بھال کے اداروں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور بین الاقوامی شراکت داروں کے درمیان تعاون پر مشتمل ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ اس میں صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری میں اضافہ، وسائل کی مناسب تقسیم، پالیسی میں اصلاحات، اور صحت کی دیکھ بھال کے پروگراموں کا موثر نفاذ شامل ہے۔ یونیورسل ہیلتھ کیئر کوریج حاصل کرنے کی کوششیں اور تمام بورڈ میں مفت صحت کی دیکھ بھال بظاہر جاری ہے، اور اس اہم شعبے میں مزید پیشرفت کے لیے مسلسل توجہ اور تعاون ضروری ہے۔
14. جہاں تک دیگر اسکیموں یعنی منشیات کے بارے میں آگاہی کے شعبے، کھیلوں کے فروغ، مختلف معذور افراد کی خصوصی ضروریات کی بحالی اور آٹزم کے شکار بچوں کا تعلق ہے، ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں لایا گیا ہے کہ جواب دہندگان کی جانب سے اس طرح کی اسکیم کے آغاز کی جانب کوئی قدم اٹھایا گیا ہو؛ اس طرح کی اسکیمیں بھی جواب دہندگان کی توجہ کی منتظر ہیں۔ موجودہ کیس میں درخواست گزاروں نے استدعا کی ہے کہ ان کے اعتراضات کو قبول نہیں کیا گیا اور اس کے بجائے غیر ضروری اسکیموں کی منظوری دی گئی وہ بھی ان علاقوں میں، جہاں تلاش کا کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ اس موقع پر یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ آئینی عدالت نہ صرف فیصلے کا جائزہ لے سکتی ہے بلکہ فیصلہ سازی کے عمل کا بھی جائزہ لے سکتی ہے تاکہ یہ طے کیا جا سکے کہ آیا کہ یہ مناسب تھا۔ کسی بھی صورت میں، ان علاقوں کے باشندوں کو جہاں E&P کمپنیاں کام کر رہی ہیں، بنیادی ضروریات جیسے پینے کا صاف پانی اور معیاری تعلیم وغیرہ فراہم کرنے کا مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ انصاف، شفافیت اور کھلے پن کے اصولوں پر آئین کے مختلف آرٹیکلز بشمول آرٹیکل 4 اور 25 پر سختی سے عمل نہ کیا جائے۔

نتیجہ

15. اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، عنوان میں دی گئی درخواستوں کو نمٹایا جاتا ہے۔ تاہم، ہم تمام احکامات کی آسان تعمیل کے لیے، ان تمام احکامات کو ذیل میں مختصراً دہراتے ہیں:-
(i) جواب دہندگان اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ درخواست گزاروں کے اعتراضات پر غور کیا جائے گا اور ان کی منظوری اور/یا انکار کی تفصیلی وجوہات کو قانون کے مطابق سختی سے منظور کیا جائے گا۔
(ii) جواب دہندگان عبدالحکیم کھوسو کیس میں موجود ہدایات اور رہنما اصولوں کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنائیں گے۔
(iii) تعلیمی اداروں، وظائف، تحقیقی گرانٹس، اور تکنیکی ترقی کے لیے کل سالانہ رائلٹی فنڈز کا پچاس فیصد مختص کرنا، جو جدت، مہارت کی ترقی، اور فکری ترقی کو فروغ دے سکتا ہے؛ اس کے مطابق، ٹرسٹ کے ذریعے انڈومنٹ فنڈ اور اسی طرح سندھ کا کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تین ماہ کے اندر قائم کیا جائے گا؛ اسکالرشپ اسی طرح دی جائے گی جس طرح کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ برائے ہائر ایجوکیشن کی طرف سے دی جاتی ہے۔ ڈپٹی کمشنرز کمیٹیوں کے سیکرٹری ہونے کے ناطے تعمیل کو یقینی بنائیں گے اور انتظامی طور پر اس عدالت کے MIT-II کے ذریعے رپورٹ پیش کریں گے۔
(iv) STEVTA کے تعاون سے کالجوں/یونیورسٹیوں میں تکنیکی تربیت کا قیام۔
(v) سماجی اسکیموں کے آغاز کو یقینی بنانا جیسے منشیات سے متعلق آگاہی، کھیلوں کو فروغ دینا، خصوصی ضروریات کی بحالی اور معذور بچوں کی بحالی؛ اس کے علاوہ پیراگراف نمبر 6، 12، 13 (اس کے ذیلی پیراز کے ساتھ) اور ساتھ ہی 14 میں دی گئی ہدایات کی سختی سے تعمیل کو بغیر کسی ناکامی کے یقینی بنائے گا؛
(vi) ماحولیات کے تحفظ اور پائیداری کے اقدامات کے لیے فنڈز کا ایک حصہ مختص کرنے کو یقینی بنانا؛ قابل تجدید توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے علاوہ، جنگلات کی بحالی کی کوششوں، پانی کے تحفظ کے پروگراموں، اور وسائل کے اخراج کے اثرات کو کم کرنے اور طویل مدتی پائیداری کو فروغ دینے کے لیے دیگر ماحول دوست اقدامات کرنا؛
(vii) اس بات کو یقینی بنانا کہ مستقبل میں اگر کمیٹی اس علاقے میں جہاں E&P کمپنیاں کام کر رہی ہیں یا ملحقہ علاقے میں اسکیموں میں سے، جیسا کہ 2021 کے رہنما اصولوں کی شق 2 میں ذکر کیا گیا ہے، کسی اسکیم کو منظور کرتی ہے، اس طرح کی اسکیم کی منظوری کی وجوہات تحریری طور پر دی جائیں گی اور اگر اس طرح کی منظوری پر کوئی اعتراض کیا جائے تو اسے تحریری طور پر تفصیلی وجوہات کے ذریعے اجازت دی جائے گی اور/یا مسترد کر دی جائے گی۔
(viii) اس بات کو یقینی بنانا کہ تیل، گیس، توانائی اور کوئلہ تلاش کرنے والی کمپنیوں کے ذریعے پیدا ہونے والے فنڈز بغیر کسی امتیاز کے گائیڈ لائن (سپرا) میں شفاف طریقے سے استعمال کیے جائیں؛ اس کے علاوہ جہاں E&P کام کر رہے ہیں وہاں کے باشندوں کو بنیادی ضروریات جیسے صاف پانی اور معیاری تعلیم وغیرہ کی فراہمی کو یقینی بنائے گا۔
(ix) صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، طبی خدمات تک رسائی، اور آبادی کی بہبود کے لیے صحت عامہ کے اقدامات کے لیے رائلٹی فنڈز کا ایک حصہ مختص کرنا۔ اس میں ہسپتالوں اور کلینکس کو اپ گریڈ کرنا، صحت کی دیکھ بھال کے پیشہ ور افراد کی مدد کرنا، اور بیماریوں سے بچاؤ اور صحت کے فروغ کے پروگراموں کو نافذ کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

(x) کمیونٹی کی مشاورت کا انعقاد اور اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنا اس بات کو یقینی بنا سکتا ہے کہ فنڈز کا استعمال ان کی ضروریات، ترجیحات اور ثقافتی اقدار کے مطابق ہو۔
(xi) سماجی پروگراموں کے لیے مختص فنڈز جن کا مقصد کمزور آبادیوں، جیسے بزرگ، معذور افراد، آٹزم سینٹرز، کم آمدنی والے خاندانوں، یا معاشی مشکلات کا سامنا کرنے والوں کی مدد کرنا ہے۔
(xii) اس بات کو یقینی بنانا کہ اگر رائلٹی ثقافتی وسائل یا مقامی علاقوں سے منسلک ہے، تو ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ کے لیے فنڈز مختص کرنا بہت ضروری ہے۔ مقدس مقامات کے تحفظ کے حوالے سے اقدامات کے علاوہ ثقافتی تقریبات اور تہواروں کے لیے تعاون، زبان کے احیاء کی کوششوں اور روایتی علم کے تحفظ کے حوالے سے اقدامات۔
(xiii) اس بارے میں تعمیلی رپورٹ بغیر کسی ناکامی کے اس عدالت کے MIT-II کے ذریعے پیش کی جائے۔

16. آخر میں حکیم کھوسو کیس (سوپرا) کی شق (g) اور (i) کا حوالہ دینا مناسب ہوگا:-
(a) مکمل شدہ اسکیموں کے حوالے سے ایک رپورٹ وفاقی اور صوبائی محتسب اور اس عدالت (سپریم کورٹ) کے انسانی حقوق سیل کو بھیجی جائے گی۔
(b) ڈی جی پی سی تمام لائسنس/لیز ہولڈرز سے مقامی کمیونٹی کے تئیں ان کی سماجی بہبود کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ششماہی رپورٹس، بشمول دیگر چیزوں کے، مقامات، بجٹ اور مکمل اسکیموں، جو جاری ہیں یا چھ ماہ کی مدت میں شروع کی گئیں، کی حالت کے بارے میں، طلب کرے گا۔
لہذا، ڈپٹی کمشنرز، جہاں تیل، گیس، توانائی اور کوئلے کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں، متعلقہ حلقوں کو رپورٹ پیش کریں گے اور اس کی نقول اس عدالت (ہائی کورٹ آف سندھ) کو بھی بھیجیں گے۔

17. اس آرڈر کی کاپیاں تمام متعلقہ افراد بشمول وزیر اعلیٰ سندھ، وفاقی سیکریٹری، وزارت توانائی (پیٹرولیم ڈویژن)، حکومت پاکستان، اسلام آباد، ڈائریکٹر جنرل، کول مائنز ڈویلپمنٹ، حکومت سندھ، وفاقی اور صوبائی محتسب، سندھ بھر کے ڈپٹی کمشنر(ز) براہ راست اور چیف سیکریٹری سندھ کے ذریعے، میمبر انسپکشن ٹیم اور اس عدالت کے ایڈیشنل رجسٹرار، کو ای میل، واٹس ایپ اور دیگر طریقوں کے ذریعے سختی کے ساتھ تعمیل کے لیے بھجوائی جائیں۔
فاضل رجسٹرار اس فیصلے کا اردو اور سندھی میں ترجمہ یقینی بنائیں گے اور اسے عدالت عالیہ کی ویب سائٹ پر ظاہر کریں گے۔

جج

جج

ساجد